عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 9 ★ جلد 7 / 39

نومبر 2003ء

رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی مفصل رپورٹ

ناقابل فراموش۔ انمول یادیں

حضرت مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت
نوابزادہ نصر اللہ خان کا سانحہ ارتحال

رمضان کے فضائل اور فرائض

مرزا قادیانی کے چار جھوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 9 ☆ جلد 7 / 39

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمودؒ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر: حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد ○ حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ○ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین ○ مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی ○ مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا غلام مصطفیٰ ○ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ○ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ ○ شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ ○ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

رابطہ: دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان

فون ۵۱۴۱۲۲ - فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

نواب زادہ نصر اللہ خان کا سانحہ ارتحال	صاحبزادہ طارق محمود	3
حضرت مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت	صاحبزادہ طارق محمود	7
بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی	ادارہ	9

مقالات ومضامین

رمضان المبارک کے فضائل وفرائض	مولانا مفتی عبدالرؤف	12
ناقابل فراموش...انمول یادیں	صاحبزادہ طارق محمود	18
اعتراف عظمت	مولانا قاضی احسان احمد	21

ردقادیانیت

قادیانیوں سے مکمل نفرت ہی محبت رسول ہے	مولانا محمد اکرم طوفانی	25
روئیداد جلسہ اسلامیہ قادیان	منشی مولا بخش کشتہؒ	29
تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہین	مولانا غلام دستگیر قصوریؒ	31
کشتی نوح میں مرزا غلام احمد قادیانی کے چار جھوٹ	مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	37

متفرقات

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ	مولانا اشفاق علی	39
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی مکمل رپورٹ	مولانا مفتی محمد جمیل خان	43
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51
تبصرہ کتب	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

نوابزادہ نصر اللہ خانؒ کا سانحہ ارتحال!!!

تحریکوں کے سرخیل‘ محاذوں کے بانی‘ بحالی جمہوریت کے علمبردار‘ اتحاد بنانے اور اٹھانے کے بے تاج بادشاہ‘ شستہ سیاست کے امین‘ صاحب طرز خطیب اور منفرد شاعر نوابزادہ نصر اللہ خانؒ گزشتہ ماہ 27 ستمبر کی شب اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں دل کی بازی ہار کر راہی ملک عدم ہوئے۔ ان کے آبائی گاؤں خان گڑھ میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں انہیں جب لحد میں اتارا جارہا تھا تو دفن کرنے والوں کی آنکھوں کے ساتھ ان کے دل بھی رو رہے تھے۔ نوابزادہ نصر اللہ خانؒ کا جسم آسودہ خاک اور روح آسودہ افلاک ہوئی تو یقیناً یہ پیغام دے رہی ہوگی:

تیز رکھیو سرخار کو اے دشت جنوں
شاید کوئی آجائے آبلہ پا میرے بعد

نوابزادہ نصر اللہ خانؒ وفات سے چند روز پہلے بیرون ملک کے غیر معمولی دورے سے وطن واپس ہوئے تھے۔ اہل خانہ کے اصرار کے باوجود گھر جانے کی بجائے انہوں نے اسلام آباد کا رخ کیا۔ تاکہ ایم آرڈی کے اجلاس میں شریک ہوسکیں۔ نوابزادہ نصر اللہ خانؒ کی ساری زندگی جمہوریت کی آبرو کے تحفظ میں گزری۔ انہیں ہر وقت لیلائے جمہوریت کو آمریت کے چنگل سے چھڑانے کی فکر دامن گیر رہتی تھی۔ ان کی ساری زندگی جمہوری روایات کو زندہ رکھنے اور جمہوری نظام کی بحالی کی جدوجہد سے عبارت رہی۔ نوابزادہ نصر اللہ خان ایک عرصے سے دل کے مریض تھے۔ اس کے باوجود انہیں قرار و قیام نہ تھا۔ انسانی قلوب کے ماہر ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد ان کے دل کو مزید دس برس صحیح کام کرنے کی سند دی تھی۔ لیکن انہیں شاید علم نہیں تھا کہ ان کے پہلو میں ایک شاعر کا دل بھی تھا۔ سیاستدان کا دل دھڑکتا ہے تو شاعر کا دل پھڑکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہر ڈاکٹروں کا تجربہ‘ فنی مہارت اور ان کے اندازے غلط ثابت ہوئے:

دل ہے تو ہے سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں؟

نوابزادہ نصر اللہ خانؒ نے 87 برس عمر پائی تو 65 برس وادی سیاست کی آبلہ پائی میں گزارے۔ برصغیر پاک وہند کے سیاسی منظر نامے میں نوابزادہ نصر اللہ خانؒ کے جہد مسلسل جیسے بے مثالی کردار کو کلیدی مقام حاصل ہے۔ ان کی وفات سے اپوزیشن سیاست کا ایک باب ختم ہوگیا۔ نوابزادہ نصر اللہ خانؒ بنیادی طور پر ایک سیاسی رہنما تھے۔ ان کی سیاسی سوچ وفکر اور خیالات سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن عملی سیاست کے حوالے سے ان کی اعلیٰ کردار اصول پرستی‘ صاف گوئی اور جمہوری سوچ سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ قیام پاکستان کے بعد سیاستدانوں کا کردار قابل

افسوس رہا ہے۔ ہر آمرانہ فوجی حکومت کی کامیابی ہمارے سیاست دانوں کی معاونت کی مرہون منت رہی ہے۔ جنہوں نے جمہوری روایات کو پس پشت ڈال کر محض ذاتی مفادات کے لئے گھناؤنا کردار ادا کیا۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ نے سیاست میں ایسی روایات برقرار رکھی ہیں کہ ان کی ذات پر آج انگلی نہیں اٹھائی جاسکتی۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ زندگی بھر آمریت کے سامنے ڈٹ کر کھڑے رہے۔ آمرانہ حکومتوں سے تحفظات‘ حکمت اور مصلحت کے نام پر سمجھوتہ یا سودے بازی ان کی لغت میں ہی نہ تھی۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ کا امتیازی وصف یہ تھا کہ کوئی حکمران یا حکومت نہ انہیں خرید سکی اور نہ جھکا سکی۔

نواب زادہ نصر اللہ خانؒ نے ہر دور میں ہر عہد میں جسے حق سمجھا‘ حق جانا اس پر ڈٹے رہے۔ یہ ان کی سیاست کا طرہ امتیاز تھا۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے اور موسم کی طرح تبدیل ہونے والے سیاست دان نہیں تھے۔ ان کا موقف واضح‘ ٹھوس‘ جامع اور حتمی ہوا کرتا تھا۔ وہ کامیابی یا ناکامی کو پس پشت ڈال کر اپنے مقصد اور مشن کی خاطر جنون کی حد تک آگے بڑھنے والے تھے۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ چاہتے تو وقت کے حکمرانوں سے حالات کی نزاکت‘ وقت کے تقاضوں اور مصلحت کے خوبصورت نام کی آڑ میں اپنے آپ کو بچا کر بہت کچھ کما اور بنا سکتے تھے۔ ان کا نصب العین سفید کو سفید اور سیاہ کو سیاہ کہنا تھا۔ سیاہ کو سفید کہنا ان کی سرشت میں شامل نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حکمرانوں کی ترغیب‘ تحریص‘ دھمکی‘ ان پر بے اثر تھی۔ حکمرانوں کی ناراضگی مول لے کر انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ مصائب و آلام کو راحت و آرام پر ترجیح دی۔ جہد مسلسل کو خلوت نشینی پر فوقیت دی۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ دل کے غنی بات کے دھنی تھے۔ انہیں اوصاف نے نواب زادہ نصر اللہ خانؒ کو خواص میں ممتاز اور عوام میں محبوب اور مقبول بنا دیا تھا:

این سعادت بزرو بازو نیست

نواب زادہ نصر اللہ خانؒ بلاشبہ عہد آفریں شخصیت تھے۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن‘ ایک ادارہ‘ ایک تحریک اور ان کا وجود ایک جماعت تھا۔ ذاتی اوصاف و کمالات کے علاوہ سیاست میں استقلال‘ علم و ادب میں کمال اور اقبال انہیں بلاشبہ احرار رہنماؤں کی معیت اور امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تربیت سے حاصل ہوا تھا۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ نے 1940ء میں مجلس احرار میں شمولیت اختیار کی۔ نوعمری میں سیاست میں آئے احرار برصغیر میں پاک و ہند میں متوسط طبقے کی جماعت تھی۔ جو غریبوں کی ترجمان اور مظلوموں کی ہمنوا سمجھی جاتی تھی۔ آزادی سے محبت‘ غلامی سے نفرت‘ انگریز سے بغاوت اس جماعت کا منشور تھا۔ احرار پھولوں کی سیج نہیں کانٹوں کی مالا تھی۔ احرار کے ہاتھ پر اقتدار کی لکیر ہی نہ تھی اور نہ ہی احرار رہنما حصول اقتدار کے خواہشمند تھے۔ احرار کے پس منظر اور پیش منظر میں دور دور تک اقتدار کی کرن بھی نظر نہ آتی تھی۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ نے ایک نواب گھرانے میں آنکھیں کھولی۔ ایچی سن کالج میں تعلیم پائی۔ اپنی خاندانی روایات کے برعکس انہوں نے جاگیرداروں‘ نواب زادوں کی جماعت کی بجائے اس جماعت میں شمولیت اختیار کی جو غریبوں‘ تہی دامن افراد کی جماعت تھی۔ حریت

پسندی‘ فدا کاری‘ جانثاری اور مصائب و آلام کی بھٹیوں سے گزرنا جس جماعت کے کارکنوں اور رہنماؤں کا مشغلہ تھا۔ بظاہر ایک نواب زادے کے لئے اس جماعت میں کوئی سی کشش نہ تھی۔ اس دور میں سر فضل حسین کی قیادت میں یونینسٹ پارٹی تشکیل پا چکی تھی۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ کا خاندان اس جماعت کا ہمنوا تھا۔ خاندانی روایات اور وقت کی ضرورت کے برعکس نواب زادہ نصر اللہ خانؒ احرار میں شامل ہوئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ کو انگریز دشمنی‘ حصول آزادی کا جذبہ اور غریب کی محبت کشاں کشاں احرار کے دامن میں اور امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی صحبت میں لے آئی۔

قیام پاکستان سے قبل 27/28 برس کی عمر میں نواب زادہ نصر اللہ خانؒ مجلس احرار کے سیکرٹری جنرل بن گئے۔ یہ ان کی احرار سے ذہنی وابستگی کا ٹھوس ثبوت ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ کی نیازمندی اور مخلصانہ تعلقات کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد جب شاہ جیؒ امرتسر سے ہجرت کر کے ملتان تشریف لائے تو کچھ مدت نواب زادہ نصر اللہ خانؒ کے ہاں قیام پذیر رہے۔ اس طرح انہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی میزبانی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اس مزاج کے رہنما نہ تھے کہ درویش صفت ہونے کے باعث ایک نواب کے گھرانے میں ٹھہرتے۔ جبکہ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہزاروں مداح عقیدت مند اور دل و جان سے چاہنے والے موجود تھے۔ شاہ جیؒ کا یہ اقدام ایک نواب زمیندار کی حوصلہ افزائی کے لئے تھا۔ جو انہوں نے خاندانی روایات کی قربانی دے کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی غریب جماعت کو منتخب کیا تھا۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ ایک وضع دار‘ خوددار‘ دوستی اور تعلق نبھانے والے انسان تھے۔ انہوں نے آخری وقت تک امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے صاحبزادگان سے تعلقات نبھائے۔ راقم الحروف کو اچھی طرح سے یاد ہے کہ شاہ جیؒ کی وفات کے موقع پر انہیں لحد میں اتارنے والوں میں نواب زادہ نصر اللہ خانؒ بھی شامل تھے۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد احرار کی سیاسی حیثیت ختم کرنے کا اعلان کیا اور فرمایا کہ جس نے سیاسی کام کرنا ہے وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائے یا نیشنل گارڈ میں بھرتی ہو کر وطن کی خدمت کرے۔ چنانچہ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ جب انہیں مسلم لیگ کی پالیسیوں سے اختلاف ہوا تو انہوں نے اس جماعت کو خیر باد کہہ دیا۔ تاہم 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں نواب زادہ نصر اللہ خانؒ نے بھرپور حصہ لیا۔ احرار کے افکار ذہن پر اس قدر پختہ تھے کہ انہوں نے سیاست کے ساتھ ساتھ مذہبی تحریکوں بالخصوص تحریک ختم نبوت 1974ء میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ نواب زادہ نصر اللہ خانؒ بنیادی طور پر سیاستدان تھے۔ سیاست ہی ان کا اوڑھنا بچھونا رہی۔ مسلم لیگ سے علیحدگی کے بعد نواب زادہ نصر اللہ خانؒ نے سہروردی کی معاونت سے عوامی لیگ تشکیل دی۔ احرار کا نشہ اور مزہ ہی کچھ اور تھا۔ عوامی لیگ کو خیر باد کہہ کر بالآخر نواب زادہ نصر اللہ خانؒ نے جمہوری پارٹی کے نام سے اپنی جماعت بنائی۔ یار لوگ از راہ مزاح ٹانگہ پارٹی قرار دیتے رہے۔

لیکن وہ لوگ اس حقیقت کو بھول بیٹھے کہ انہیں سیاست میں ہمیشہ چھوٹی پارٹی کے بڑے سربراہ کی حیثیت حاصل رہی۔ ایوب خان کے مارشل لاء سے لے کر جنرل پرویز مشرف کی فوجی حکومت تک میدان سیاست میں ایک ننھی منی جماعت کا سربراہ ہی چھایا رہا۔ستاروں کو جمع کرنا' چاند کے آنگن میں ڈیرے جمانا' سورج کی کرنوں کو اسیر کرنا' پرسکون لہروں میں تلاطم پیدا کرنا' سوئے ہوئے سیاسی قلندروں کو جگانا' آمریت کے قلعہ کی بنیادوں کو ہلانا' بدمست حکمرانوں کے گریبان چاک کرنا نواب زادہ نصراللہ خانؒ کی سیاست کا وطیرہ رہا ہے۔ پاکستان کی سیاست پر وہ نیر تاباں بن کر چمکے۔ ہر طرح کے دور میں اور ہر طرح کے حالات میں سیاست کی قیادت وسیادت نواب زادہ نصراللہ خانؒ کے پاس رہی۔ وہ اپنی تقریروں میں اکثر کہا کرتے تھے:

ہم خاک نشیں کوئے سیاست میں نہ آتے
لیکن یہ تھی ہر دور میں حالات کی خواہش

اس حقیقت کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ اگر وطن عزیز کی سیاست میں نواب زادہ نصراللہ خانؒ کے کردار کو محو کر دیا جائے تو باقی سیاست صفر نظر آتی ہے۔نواب زادہ نصراللہ خانؒ کی سیاسی جمہوری بصیرت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے زندگی میں جتنے الائنس بنائے صوبوں میں پنپنے والی چھوٹی سیاسی جماعتوں کو بھی اس میں نمائندگی دی۔ تاکہ ان کے احساس محرومی کو ختم کر کے ملکی سیاست میں انہیں اعتماد کا مقام دیا جائے۔ ملک کی وحدت' سالمیت اور بقا کے لئے یہ سوچ ایک ایسے سچے محب وطن رہنما کی تھی جس نے صوبائی عصبیت کو ختم نہیں تو کم کرنے میں مدد دی۔نواب زادہ نصراللہ خانؒ اول و آخر پاکستان کے خیر خواہ اور دل وجان سے اس کے استحکام وترقی کے خواہاں تھے۔ جمہوریت کے فروغ کے لئے فوجی وسویلین حکمرانوں سے انہوں نے ٹکر لی۔ تو اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ پاکستان ایک مضبوط' جمہوری' اسلامی ملک کے طور پر اقوام عالم میں پہچانا جائے۔ سابق صدر ایوب خان کے دور میں ان کی قائدانہ صلاحیتیں ابھر کر قدم کے سامنے آئیں۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ ملک میں فوجی آمریت کی بنیاد رکھ کر انہیں اس طرح مضبوط کیا جا رہا ہے کہ قوم اور ملک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فوجی آمروں کے چنگل میں پھنس جائے۔ اور پھر غیر ملکی آقاؤں کے اشاروں پر ان کی من پسند پالیسیوں کو نافذ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ نواب زادہ نصراللہ خانؒ نے ایوب خان کے خلاف انتخابی مہم میں فاطمہ جناح کا بھرپور ساتھ دیا۔ ایوب خان کے ساتھ مذاکرات ہوئے تو نواب زادہ نصراللہ خانؒ نے قابل قدر کردار ادا کیا۔ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف پی این اے کی تحریک میں نواب زادہ نصراللہ خانؒ روح رواں تھے۔ اسی تحریک کے دوران ایک جلوس کی قیادت کرتے ہوئے انہیں زخمی کیا گیا۔ پی این اے کی مذاکراتی ٹیم میں نواب زادہ نصراللہ خانؒ کے ہمراہ حضرت مولانا مفتی محمودؒ پروفیسر غفور احمد شریک تھے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے اس موقع پر اعتراف کیا تھا کہ نواب زادہ نصراللہ خانؒ بال سے کھال اتارنے والے سیاسی رہنما ہیں۔ میاں محمد نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کے دور میں برابر تنقید کرتے رہے۔ اپوزیشن کی حیثیت سے انہوں نے ہمیشہ فرض شناسی کا ثبوت دیا۔

نواب زادہ نصراللہ خانؒ ایک سمجھے ہوئے سیاست دان ہونے کے ساتھ ساتھ علم وادب سے گہرا شغف رکھتے تھے۔ وہ ایک بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ خطابت چونکہ انہوں نے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے مستعار لی تھی۔ بولتے تو موتی رولتے۔ ایسا سماں باندھتے کہ احرار کی یاد تازہ ہو جاتی۔ اشعار کا برموقع استعمال کرتے تو سننے والے داد دیئے بغیر نہ رہ سکتے۔ نواب زادہ نصراللہ خانؒ کا انداز بیاں دلکش اور حسن کلام دلفریب تھا۔ نواب زادہ نصراللہ خانؒ سچے پاکستانی اور پکے مسلمان تھے۔ اسلام اور پاکستان کے شیدائی تھے۔ مرحوم بنیادی طور پر دیندار تھے۔ دنیادار ہوتے تو ان کی جاگیر بڑھتی۔ دین سے رغبت اور تعلق کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ بیرون ملک کے سفر میں انہوں نے آخری بار حرمین شریفین میں حاضری دی۔ خدا تعالیٰ کے گھر اور اس کے محبوب ﷺ کے در کی حاضری کے بعد سرخرو ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ نواب زادہ نصراللہ خانؒ اپنی یادوں اور باتوں کا گلستان چھوڑ گئے ہیں۔ بقول شورش کاشمیریؒ:

فنا ہو جائیں گے ہم اور تم آنسو بہاؤ گے
ہمارے بعد ہم ایسے کہاں سے لاؤ گے

تمہاری سربلندی ایک دن مجبور کردے گی
ہمارے نقش پا ہوں گے جہاں تم سر جھکاؤ گے

ہم ایسے لوگ یارو آئے دن پیدا نہیں ہوتے
وفا کی آرزو لے کر ہمارے گیت گاؤ گے

مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت

معروف سابقہ تنظیم سپاہ صحابہ کے جرنیل' (موجودہ) ملت اسلامیہ کے سربراہ اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا محمد اعظم طارق اور ان کے چار محافظ ساتھی 6 اکتوبر کو دہشت گردوں کی فائرنگ کے نتیجہ میں موقع پر شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا محمد اعظم طارق اسلام آباد میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے آرہے تھے کہ گولڑہ موڑ کے قریب انہیں دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ دہشت گردوں نے سفاکی اور بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس قدر فائرنگ کی کہ مرحومین کی شناخت مشکل ہو گئی۔ مولانا محمد اعظم طارق کے سانحہ شہادت کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ مولانا محمد اعظم طارق اور ان کے ساتھیوں کی نماز جنازہ پہلے اسلام آباد میں ادا کی گئی۔ بعد ازاں ان کی نماز جنازہ جھنگ میں ادا کی گئی جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ اسلام آباد' جھنگ' گلگت اور ملک کے بعض دوسرے شہروں میں توڑ پھوڑ' آتش زنی کے واقعات رونما ہوئے۔ پنجاب حکومت نے

صوبے بھر میں دفعہ 144 کے نفاذ کا اعلان کردیا۔

مولانا محمد اعظم طارق ملک کی ایک اہم دینی سیاسی جماعت کے سربراہ تھے۔ اپنے مشن سے لگن اور شبانہ روز محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ مقام عطا فرمایا کہ مولانا حق نواز جھنگویؒ کی قائم کردہ تنظیم کے سربراہ بنے۔ کارکنوں سے رابطہ دینی رہنماؤں سے تعلق اور جوش خطابت نے انہیں عوام الناس اور بالخصوص نوجوانوں میں بہت مقبول بنادیا تھا۔ گزشتہ برس جب فرقہ وارانہ جماعتوں کا نام دے کر حکومت نے سپاہ صحابہ پر پابندی عائد کی تو جماعت کے سرکردہ رہنماؤں نے ملت اسلامیہ کے نام سے ایک اور جماعت کی تشکیل کا اعلان کردیا۔ مولانا محمد اعظم طارق اپنی جماعت کے تعارف اور اس کے مقاصد سے روشناس کروانے کے لئے دن رات مصروف کار تھے۔ مولانا محمد اعظم طارق کی مقبولیت کے باعث ان کا مخالف دھڑا ایک مدت سے انہیں ختم کرنے کے درپے تھا۔ لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے کے محاورہ کے تحت اللہ تعالیٰ نے اب تک ان کی حفاظت فرمائی۔ مولانا محمد اعظم طارق پر دو دفعہ قاتلانہ حملہ ہوا۔ جس میں وہ محفوظ رہے۔ لاہور سیشن کورٹ کے احاطہ میں بم دھماکہ میں مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید ہوئے۔ جبکہ مولانا محمد اعظم طارق شدید زخمی ہونے کے باوجود بچ گئے۔ حالانکہ یہ قاتلانہ حملہ اور بم دھماکہ انہیں کے لئے مخصوص تھا۔

بحیثیت مسلمان ہم سب کا عقیدہ اور ایمان ہے کہ موت کا وقت متعین ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق خود کہا کرتے تھے کہ جو رات قبر میں ہے وہ باہر نہیں ہوسکتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا میں زندہ رہوں گا۔ مومن موت سے گھبرایا نہیں کرتے۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق کی المناک شہادت کو ایک سانحہ کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ ان کے ماننے والوں اور ان کی جماعت کے کارکنوں کو یقیناً ان کی موت سے گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ لیکن مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت نئی نہیں۔ قبل ازیں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ مولانا ایثار الحق قاسمیؒ مولانا مختار سیالویؒ جیسے دینی رہنما راہ حق میں شہادت کا درجہ حاصل کرچکے ہیں۔ کسی کی موت سے مقدس مشن متاثر نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسی شہادتیں مزید برکت پیدا کرتی ہیں۔ ایسی موت سے ولولہ تازہ ملتا ہے۔ ماضی اور تاریخ گواہ ہے۔ اسلام کی تاریخ اپنی قربانیوں اور شہادتوں سے لبریز نظر آتی ہے۔ راہ حق میں مرنے والے مرا نہیں کرتے بلکہ حیات ابدی پاتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد اعظم طارق کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ یہ خون ناحق رائیگاں نہیں جائے گا۔

ملت اسلامیہ کے نئے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ مولانا محمد اعظم طارق کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے مذاکرات کرکے اپنا مطالبہ دہرایا اور حکومت کو باور کروایا کہ وہ امن پسند شہری ہیں۔ ان کی جماعت کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ احتجاج کرنا ان کا حق ہے۔ مقام شکر ہے کہ صوبائی حکومت کو مولانا کی بات سمجھ آگئی۔ جس کے نتیجہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی نے پنجاب بھر میں دفعہ 144 اٹھانے کا اعلان کرکے فضا کو سازگار بنانے اور باہمی اعتماد بحال کرنے کا دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ ملت اسلامیہ کے نئے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی کے کاندھوں پر دوہری ذمہ داری آن پڑی ہے۔ ان کے بارے میں عمومی تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ اعتدال

قسط:51

الحمدللہ!

بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی زبردست کامیابی

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں منعقد ہونے والی بائیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس توقعات سے بڑھ کر کامیاب رہی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی جبکہ کانفرنس کی اختتامی نشست کے مہمان خصوصی نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ تھے۔ کانفرنس میں مولانا فضل الرحمٰن، حافظ حسین احمد، مولانا فضل الرحیم، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد امجد خان، مولانا عبدالحمید لونڈ، مولانا اللہ وسایا، قاری کامران احمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا عبدالغفار تونسوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا فضل علی وزیر تعلیم صوبہ سرحد، مولانا محمد رفیق جامی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا حسین احمد، مولانا محمد علی صدیقی، قاضی احسان احمد، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد اعجاز، مولانا ضیاء اللہ شاہ، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا امیر حسین گیلانی، مولانا خان محمد قادری، قاضی محمد ارشد الحسینی، ملک شیر، صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، طارق حفیظ جالندھری، قاضی بشیر احمد، مولانا عبدالشکور، مولانا محمد مراد ہالیجوی، قاری سعید احمد، مولانا محمد اشرف ہمدانی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا محمد شریف مخن آبادی، مولانا بشیر احمد شاد، صاحبزادہ سعید احمد، مفتی محمد طیب، مولانا عبدالخبیر، صاحبزادہ خلیل احمد، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا منظور احمد الحسینی، مفتی عبدالقیوم دین پوری، قاری مصباح الاسلام، قاری معاویہ محمود، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا امام الدین، قاری بشیر احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا عبدالغفور، مولانا محمد ایوب، مولانا محمد احمد، مولانا نورالحق نور، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا احمد نذر عثمانی، مولانا محمد حسین ناصر اور دیگر علمائے کرام، مشائخ عظام اور مقررین نے شرکت کی اور اپنے ولولہ انگیز خطاب سے شرکاء کے لہو کو گرمایا۔ مقررین نے قادیانیوں کی جانب سے آئین کو علانیہ طور پر تسلیم نہ کرنے اور قانون کی واضح طور پر خلاف ورزی کرنے کے باوجود حکمران طبقے کی قادیانیت نوازی اور قادیانی

گروہ کی بے جا حمایت کو ناقابل فہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کی تقرری سے ملکی استحکام خطرے میں پڑ گیا ہے اور ملکی راز دشمنوں تک پہنچنے آسان ہوگئے ہیں۔ فوج کے اہم شعبوں' سی بی آر' انٹیلی جنس' وزارت داخلہ' وزارت خارجہ' وزارت خزانہ' پی آئی اے' محکمہ اوقاف اور دیگر محکموں میں قادیانیوں کی تقرری آئین پاکستان کی واضح خلاف ورزی ہے۔ فوری طور پر ان عہدوں سے قادیانیوں کی برطرفی کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ حق بجانب ہے۔ حکومت کے لئے اس مطالبے کو قبول کر کے پاکستان کو خطرات سے بچانا ضروری ہے۔ قادیانیوں کی جانب سے جگہ جگہ توہین رسالت کا ارتکاب' مساجد کی شکل میں اپنی عبادت گاہوں کی تعمیر اور اپنے سینوں اور مکانات پر کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کا مقصد مسلمانوں کو مشتعل کرنا ہے۔ اس کی روک تھام نہ کی گئی تو مسلمان خود اس کو روکنے پر مجبور ہوں گے' جس کی وجہ سے حالات کے بگڑنے کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ آج قادیانی' عیسائیوں اور یہودیوں کی سرپرستی میں این جی اوز کی طرز پر اسکولوں اور کالجوں اور رفاہی اداروں کے نام پر اپنی غیر اسلامی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پسماندہ علاقوں میں ہسپتالوں اور علاج کے نام پر امت مسلمہ کا رشتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سر ظفر اللہ قادیانی سے لے کر آج تک قادیانی کلیدی عہدوں کے ذریعہ اپنے تبلیغی مشن کو چلا رہے ہیں۔ موجودہ حکمرانوں نے قادیانیت نوازی میں پچھلی ساری کسریں نکال دی ہیں اور آج ہر جگہ قادیانی پر پرزے نکال رہے ہیں۔ فوری طور پر اس کا راستہ روکا جائے بصورت دیگر علمائے کرام مجبور ہوں گے کہ وہ قادیانیت کا راستہ روکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے قربانیاں دینا مسلمانوں کے لئے سعادت کی بات ہے۔ اس سلسلے میں کوئی مسلمان کسی قسم کی غفلت کے لئے تیار نہیں۔ قادیانی چور دروازے سے مختلف کلیدی عہدوں پر فائز ہو کر قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اس لئے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ پوری دنیا میں آج این جی اوز کے ذریعہ کفر کا سیلاب پھیلایا جا رہا ہے۔ امداد اور تعاون کے نام پر مغربی تہذیب مسلط کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ قادیانی گروہ اس سلسلے میں مغرب اور امریکہ کا آلہ کار ہے۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر قادیانی دھوکہ اور فریب کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے یورپی ممالک' افریقی ممالک اور پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کیا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں کو

اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے امام مہدی‘ مجدد‘ مسیح موعود‘ ظلی اور بروزی نبی سے ہوتے ہوئے دعویٰ نبوت کیا تو علمائے کرام نے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کفریہ عقائد سے توبہ کرنے کی تلقین کی مگر ان کفریہ عقائد پر مرزا غلام احمد قادیانی کے اصرار کے بعد علمائے کرام نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ جاری کیا‘ جس پر امت مسلمہ کے تمام علمائے کرام کا اجماع ہوا۔ ۱۹۰۷ء سے لے کر اب تک علمائے کرام بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے بچانے کے لئے ہر پلیٹ فارم پر جدوجہد کر رہے ہیں۔ قادیانی‘ مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے ’’خاتم النبیین‘‘ کے مفہوم کو بدلنے کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیامت سے قبل تشریف آوری اور امام مہدیؒ کی آمد کے سلسلے میں متذبذب کرتے ہیں حالانکہ قرآن کی واضح آیات اور احادیث نبویہؐ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی نشانیاں اور امام مہدی علیہ الرضوان کی علامات کا تذکرہ موجود ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ان عقائد کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ وہ گمراہی سے بچ سکیں۔ قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جس نے ہمیشہ مسلمانوں کے اتفاق واتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی۔ نوجوانوں کو غلط مباحث میں الجھا کر قادیانیت کے دام فریب میں جکڑنے کی کوشش کی۔ مگر علمائے کرام نے ہمیشہ ہر باطل فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور انہیں گمراہ ہونے سے بچایا۔ آج کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسران مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم ان پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی غیر اسلامی سرگرمیوں سے باز آجائیں ورنہ ان کا ناطقہ بند کر دیا جائے گا۔ قادیانیت نواز حکومت کا اقتدار میں رہنا ملکی استحکام اور سالمیت کے خلاف ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک قادیانی گروہ اور اس کے سرکردہ افراد پاکستان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ امریکا اور مغرب کی ایما پر قادیانیوں کا مختلف حساس محکموں میں کلیدی آسامیوں پر تقرر مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے۔ پاکستان میں این جی اوز کی آڑ میں قادیانیت‘ یہودیت اور عیسائیت کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ توہین رسالت کے قانون کو عملاً غیر مؤثر بنا دیا گیا ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر حکومت نے عمل درآمد نہ کرایا تو مسلمان خود قادیانیوں کی جانب سے توہین رسالت کے جرائم کے ارتکاب کو روکنے کے لئے میدان میں اتریں گے۔ قادیانیوں کے حوالے سے مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں تحریک چلانے سے گریز نہیں کیا جائے گا۔

مولانا مفتی عبدالرؤف

رمضان المبارک کے فضائل اور فرائض

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا۔

اس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس مبارک مہینے میں ایک رات شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینے کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں میں بارگاہ خداوندی میں کھڑا ہونے یعنی تراویح پڑھنے کو نفل عبادت مقرر کیا ہے۔ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی غیر فرض عبادت یعنی سنت یا نفل ادا کرے گا تو اس کو دوسرے زمانے کے فرضوں کے برابر اس کا ثواب ملے گا اور اس مہینے میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانے کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لئے افطار کرایا تو اس کے لئے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔''

آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا۔ (تو کیا غربا اس ثواب عظیم سے محروم رہیں گے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے۔ (رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آگے ارشاد فرمایا کہ) اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی۔ تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔ (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اس مبارک ماہ کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی ہے۔ (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اور جو کوئی آدمی اس مہینے میں اپنے غلام و خادم کے کام میں تخفیف اور کمی کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے گا۔ (بیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ اس مبارک مہینہ میں چار کام کثرت سے کرو۔ ان میں سے دو کام ایسے ہیں کہ ان کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو گے اور دو کام ایسے ہیں کہ جن سے تم کسی طرح بے نیاز ہو ہی نہیں سکتے۔ وہ دو کام جن کے ذریعے خدائے پاک کی خوشنودی حاصل ہو گی یہ ہیں:

1............ لاالہ الا اللہ! کثرت سے پڑھا کرو۔

2............ خدائے پاک سے مغفرت مانگتے رہو۔

اور دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے یہ ہیں:

3............ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنا۔

4............ دوزخ سے پناہ مانگنا۔

تشریح: سرکار دو عالم ﷺ نے اس مبارک خطبہ میں رمضان المبارک کے فضائل اور احکام بڑے پیارے اور دلنشین انداز میں نہایت جامعیت اور اختصار کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں ان کی حضور اکرم ﷺ کے دیگر ارشادات کی روشنی میں مزید وضاحت کی جاتی ہے۔ تاکہ ان پر عمل کرنا آسان ہو۔

ماہ رمضان المبارک کی سب سے بڑی فضیلت

اس خطبہ میں ماہ رمضان المبارک کی سب سے بڑی اور پہلی فضیلت یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک ایسی رات ہوتی ہے جو ہزار راتوں اور ہزار دنوں سے نہیں بلکہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں

اس خطبہ میں واضح طور پر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اور قرآن کریم نے بھی صراحت کے ساتھ ان کا فرض ہونا پیچھے گزر چکا ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ:

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے گزرے۔ تاکہ تم متقی ہو جاؤ۔''

حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔ کلمہ شہادت' نماز' روزہ' جو شخص ان میں سے ایک بھی چھوڑ دے وہ کافر ہے۔ اس کا خون کرنا حلال ہے۔ گو علماء نے یہ وعید ان لوگوں کے حق میں بتلائی ہے جو روزہ کا انکار کر دیں۔ مگر یہ بات ضرور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات روزے نہ رکھنے والوں کے بارے میں سخت سے سخت ہیں۔ لہٰذا دنیا کی چند روزہ زندگی کی خاطر اس اہم فرض میں کوتاہی کرنا اور روزہ نہ رکھنا سخت گناہ ہے۔ اس سے بچیں اور روزہ خود بھی رکھیں۔ اپنے متعلقین اور اہل وعیال کو بھی رکھوائیں۔

تراویح کا حکم

اس خطبہ میں رمضان المبارک کی راتوں میں بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہونے یعنی تراویح پڑھنے کو نفل عبادت قرار دیا گیا ہے۔ نفل دینی زبان کا ایک خاص لفظ ہے۔ جس کو سنت موکدہ' سنت غیر موکدہ اور نفل نماز پر بھی بول دیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہاں نفل سے سنت موکدہ مراد ہے۔ کیونکہ تراویح ہر عاقل' بالغ' مسلمان مرد وعورت کے لئے خواہ وہ امیر

ہو یا غریب شہری ہو یا دیہاتی' تاجر ہو یا ملازم از روئے شرع سنت موکدہ ہیں اور مردوں کے لئے یہ بھی مسنون ہے کہ وہ تراویح کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کریں۔ (شامی)

تراویح کی تعداد

تراویح کی بیس رکعت ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ رمضان المبارک میں (تراویح کی) بیس رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی)

چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں تراویح کی بیس رکعات پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہوا اور چاروں اماموں نے بھی اسی پر اتفاق کیا۔ اس لئے کسی امام کے نزدیک تراویح کی رکعات بیس سے کم نہیں ہیں۔ جمہور علماء نے اسی پر اتفاق کیا اور اسی وقت سے آج تک مشرق سے مغرب تک پوری دنیا میں اسی پر امت مسلمہ کا عمل جاری ہے۔ جو لوگ بیس رکعات سے کم تعداد تراویح پر عمل کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ (فتاویٰ قاضی خان)

رمضان المبارک کی ہر عبادت کے ثواب میں اضافہ

اس خطبہ میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اس مبارک مہینہ میں جو شخص کسی قسم کی نفلی عبادت کرے گا اس کا ثواب دوسرے زمانہ کی فرض نیکی کے برابر ملے گا۔ اور فرض نیکی کرنے والے کو دوسرے زمانہ کے ستر فرض ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔ یوں سمجھ لو کہ ''شب قدر'' کی خصوصیت تو رمضان المبارک کی ایک مخصوص رات کی خصوصیت ہے۔ لیکن نیکی کا ثواب ستر گنا ملنا یہ رمضان المبارک کے ہر دن اور ہر رات کی برکت اور فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان حقیقتوں کا یقین نصیب فرمائے اور ان سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین!

یہ صبر اور غم خواری کا مہینہ ہے

اس خطبے میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ''یہ صبر اور غم خواری کا مہینہ ہے۔ دینی زبان میں صبر کے اصلی معنی ہیں اللہ کی رضا کے لئے اپنے نفس کی خواہشوں کو دبانا اور تلخیوں اور ناگواریوں کو جھیلنا۔ ظاہر ہے کہ روزے کا اول وآخر ایسا ہی ہے اور نیز روزہ رکھ کر ہر روزہ دار کو تجربہ ہوتا ہے کہ فاقہ کیسی تکلیف کی چیز ہے۔ اس سے اس کے اندر غربا اور مساکین کی ہمدردی اور غم خواری کا جذبہ پیدا ہونا چاہئے۔ اپنے محلّہ میں دوستوں اور عزیز واقارب میں جو نادار بیمار اور غریب ہوں اپنی وسعت کے مطابق ان کی مدد کرنی چاہئے۔

اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے

اس خطبے میں رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ: ''اس بابرکت مہینے میں اہل ایمان کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔''

اس کا تجربہ تو بلا استثناء ہر صاحب ایمان روزہ دار کو ہوتا ہے کہ رمضان المبارک میں جتنا اچھا اور جتنی فراغت

سے کھانے پینے کو ملتا ہے باقی گیارہ مہینوں میں اتنا نصیب نہیں ہوتا۔ خواہ اس عالم اسباب میں وہ کسی بھی راستے سے آئے۔ سب اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے اور اسی کے فیصلے سے ہوتا ہے۔

افطار کرانے کی فضیلت

اس خطبہ میں افطار کرانے کی بڑی فضیلت بتلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کریمانہ قوانین میں سے یہ بھی ایک قانون ہے کہ کسی نیک عمل کی ترغیب دینے والے اور اس میں مدد دینے والے کو بھی اس کے عمل کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ روزہ افطار کرانے پر اللہ تعالیٰ تین انعام عطا فرماتے ہیں اور یہ انعام پیٹ بھر کر کھانا کھلانے پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ ایک چھوارہ یا کھجور یا دودھ کی تھوڑی سی لسی پلانے کے ایک گھونٹ سے افطار کرانے پر بھی عطا فرماتے ہیں۔ وہ تین انعام یہ ہیں:

1........ گناہوں کی مغفرت

2........ آتش دوزخ سے نجات

3........ جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو افطار کرانے والے کو اس روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس طرح سے کہ افطار کرانے والے کے ثواب میں ذرہ برابر کمی نہیں آتی۔ بلکہ اللہ پاک افطار کرانے والے کو یہ ثواب الگ سے عطا فرماتے ہیں۔

ماہ مبارک کے تین حصے

اس خطبے میں حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ: "رمضان المبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے۔ درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا وقت ہے۔"

اس کی راجح اور دل کو لگنے والی تشریح یہ ہے کہ رمضان شریف کی برکتوں سے استفادہ حاصل کرنے والے بندے تین طرح کے ہو سکتے ہیں۔

1........ ایک وہ متقی پرہیز گار جو ہمیشہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں اور جب کبھی ان سے کوئی خطا اور لغزش ہو جاتی ہے تو اسی وقت توبہ واستغفار سے اس کی صفائی اور تلافی کر لیتے ہیں۔ تو ایسے خاصان خدا پر تو شروع مہینے ہی سے بلکہ اس کی پہلی رات ہی سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش ہونے لگی ہے اور وہ مورد رحمت بن جاتے ہیں۔

2........ دوسرے وہ لوگ جو ایسے متقی اور پرہیز گار تو نہیں ہیں لیکن اس لحاظ سے بالکل گئے گزرے بھی نہیں ہیں تو ایسے لوگ جب رمضان المبارک کے ابتدائی حصے میں روزوں اور دوسرے اعمال خیر اور توبہ واستغفار کے ذریعے اپنے حال کو بہتر اور اپنے کو رحمت ومغفرت کے لائق بنا لیتے ہیں تو درمیانی حصے میں ان کی بھی مغفرت اور معافی کا فیصلہ سنا دیا جاتا ہے۔

3........ تیسرے وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسوں پر بہت ظلم کر چکے ہیں اور ان کا حال بڑا ابتر رہا ہے اور اپنی

بداعمالیوں سے گویا وہ دوزخ کے پورے پورے مستحق ہو چکے ہیں۔ وہ بھی جب رمضان کے پہلے اور درمیانی حصے میں عام مسلمانوں کے ساتھ روزے رکھ کر اور توبہ و استغفار کر کے اپنے سیاہ کاریوں کی کچھ صفائی اور تلافی کر لیتے ہیں تو اخیر عشرہ میں جو دریائے رحمت کے جوش کا عشرہ ہے اللہ تعالیٰ دوزخ سے ان کی بھی نجات اور رہائی کا فیصلہ فرما دیتے ہیں۔

اس تشریح کی بنا پر رمضان المبارک کا ابتدائی حصہ ''رحمت'' درمیانی حصہ ''مغفرت'' اور آخری حصے میں ''جہنم سے آزادی'' کا تعلق ترتیب وار امت مسلمہ کے ان مذکورہ بالا تین طبقوں سے ہوگا۔

رمضان المبارک میں کرنے کے چار کام

آخر میں رسول کریم ﷺ نے رمضان المبارک میں ان چار کاموں کے کرنے کی بڑی اہمیت کے ساتھ تاکید فرمائی ہے جو ماہ مبارک کے دستور العمل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کا اہتمام بہت ضروری اور لازمی ہے۔ وہ چار کام یہ ہیں:

1............''لا الہ الا اللہ'' کا ورد رکھنا۔

یہ بہت ہی مبارک کلمہ ہے۔ ایک حدیث میں اس کو تمام اذکار سے افضل بتلایا گیا ہے۔ اور دیگر احادیث میں اس کے اور بھی بڑے بڑے فضائل آئے ہیں۔ اس کی فضیلت سمجھنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ نوے برس کا کافر و مشرک بھی اگر صدق دل سے ایک بار یہ کلمہ پڑھ لے تو وہ اسی لمحہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ یہ خدائے پاک کی بڑی رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں پر بہت ہی عام فرما رکھی ہے اور اس کے پڑھنے کی عام اجازت دے رکھی ہے۔ جب کافر و مشرک جملہ گناہوں سے پاک ہو سکتا ہے تو مومن کو کیا نفع نہ ہوگا؟۔ ضرور ہوگا اور بے انتہا ہوتا۔ ایک حدیث میں امتیوں کو اس کلمے کے ذریعے بار بار تجدید ایمان کرتے رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس لئے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے کثرت سے اس کا ورد رکھیں۔

2............اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت مانگتے رہنا۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کونسا بندہ ایسا ہے جس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''کلکم خطائون وخیر الخطائین التوابون۔ ''تم سب خطاوار ہو اور اچھے خطاوار وہ ہیں جو توبہ کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے توبہ و استغفار سے کوئی بندہ بھی مستغنی نہیں ہے اور یہ مبارک مہینہ ہے بھی مغفرت و بخشش کے لئے۔ اس لئے اس میں بہت خصوصیت سے توبہ و استغفار کا معمول رکھا جائے۔

آسان استغفار یہ ہے: ''استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ''ترجمہ:......''میں اللہ جل شانہ سے جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ کی معافی مانگتا ہوں۔ اور اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں''

اور صرف استغفر اللہ! استغفر اللہ! پڑھنا بھی استغفار ہے اور کافی ہے۔

3............جنت کا سوال کرنا۔

4.........دوزخ سے پناہ مانگنا۔

ان دونوں باتوں کے بارے میں رحمت دو عالم ﷺ نے جو فرمایا وہ بالکل بجا ہے۔ واقعتاً یہ دونوں ایسی اہم تر ہیں کہ ان کو مانگے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے اور کوئی شخص ان سے بے نیاز نہیں۔ جب دنیا کی گرمی سردی کی سہار نہیں تو دوزخ کیسے برداشت ہوگی؟۔ اور جنت میں جائے بغیر کیسے سکون ملے گا؟۔ اس لئے موقع بموقع دل کی گہرائی سے جنت کا سوال کریں اور دوزخ سے پناہ مانگیں.............اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور عذاب نار سے بچائے۔ آمین!

روزہ میں چھ چیزوں کی حفاظت

مشائخ نے روزہ کے چھ آداب بتلائے ہیں۔ روزہ دار کو ان کا اہتمام بے حد ضروری ہے۔

نگاہ کی حفاظت

ٹی وی نہ دیکھیں۔ خواہ پروگرام کسی بھی نوعیت کا ہو۔ فلم نہ دیکھیں۔ مرد نامحرم عورتوں اور عورتیں نامحرم مردوں کو نہ دیکھیں۔ نامحرم مرد وعورت کی تصویریں بھی نہ دیکھیں۔ یہ سب حرام ہیں۔

زبان کی حفاظت

جھوٹ' غیبت' چغلی' فضول گفتگو' بدکلامی' گالی گلوچ' لعن وطعن' لڑنا جھگڑنا' غرور وتکبر کی باتیں' بے حیائی اور فحش باتیں' گانا گانے' غزلیں پڑھنے' قوالی گانے' استہزا اور مذاق کرنے سے بچیں۔ غیبت سے بطور خاص بچیں۔

کان کی حفاظت

نامحرم عورتوں کی گفتگو سننے' گانا باجا سننے' قوالیاں سننے' ریڈیو اور ٹی وی کے غیر شرعی پروگرام سننے' دوسروں کی غیبت سننے' فضول مجلسوں میں بیٹھ کر لوگوں کی فضول بکواس سننے سے اپنے کانوں کو بچائیں۔

دیگر اعضاء کی حفاظت

ہاتھوں سے ناحق کسی کو مارنے یا کسی طرح سے تکلیف دینے' نامحرم عورت کے بدن کو چھونے اور آنکھوں سے گھورنے' قدموں سے فلم یا ٹی وی دیکھنے کے واسطے جانے یا اور کسی گناہ کی طرف جانے اور پیٹ کو حرام اور مشتبہ غذا سے بچائے رکھنے کا پورا اہتمام کریں۔ اس آخری بات یعنی اکل حرام سے بچیں۔

شکم سیری سے حفاظت

افطار کے وقت حلال مال سے بہت زیادہ پیٹ نہ بھریں کہ چلنا پھرنا اور سانس لینا دوبھر ہو جائے۔ کیونکہ ایسا کرنا مقصد صوم کے خلاف ہے۔ ہم لوگوں کا یہ حال ہے کہ دن بھر جو کھانا پینا چھوڑا تھا افطار کے وقت اس کی کمی کو ضرورت سے کہیں زیادہ پورا کرتے ہیں اور سحری میں دن بھر کی تیاری کے طور پر اتنا کھا لیتے ہیں کہ بغیر رمضان اور روزہ کی حالت

صاحبزادہ طارق محمود

ناقابلِ فراموش... انمول یادیں...!

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کا اخلاص

مولانا محمد شریف جالندھریؒ سابق ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارے اسلاف کی یادگار تھے۔ وہی عجز وانکساری' سادگی' اخلاص اور للّٰہیت جو ہمارے بزرگوں کا ورثہ تھا۔ ان میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ ان کا ہمارے ہاں اکثر وبیشتر آنا جانا تھا۔ سانولی رنگ' متبسم چہرہ' قد درمیانہ' سفید داڑھی' بے تکلفانہ انداز' چال میں تحمل' گفتگو میں تحمل' ایسے مشفقانہ انداز سے ملتے کہ ملنے والے کے قلب وجگر میں اتر جاتے۔ اخلاص میں مولانا محمد علی جالندھریؒ کی تصویر' ایثار وقربانی میں امیر شریعتؒ کی تعبیر تھے۔

1974ء میں تحریک ختم نبوت اپنے عروج پر تھی۔ انہیں ایک لمحہ سکون نہ تھا۔ ہر وقت فکرمندی دامن گیر تھی۔ دور اندیشی اور اعلیٰ بصارت اور معاملہ فہمی میں مولانا مرحوم پرانے بزرگوں سے کم نہ تھے۔ میں نے ساری زندگی انہیں اتنا فکرمند نہ پایا تھا۔ انہوں نے دن رات ایک کردیا کہ یہ سنہری موقع ہاتھ سے نکل گیا تو پھر قادیانی کبھی غیر مسلم اقلیت قرار نہ پاسکیں گے۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ ملتان' لاہور اور اسلام آباد میں تکون بن کر رہ گئے۔ مختلف دینی سیاسی رہنماؤں سے روز مرہ کی ملاقاتوں میں تیزی آگئی۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت کے دنوں اسلام آباد میں آل پارٹیز اجلاس رکھا گیا۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ ملتان سے لاہور تشریف لائے۔ لاہور کے مختلف رہنماؤں کو فرداً فرداً ہوائی جہاز کے ٹکٹ پہنچائے اور تاکید کی کہ وہ آئندہ دن ہونے والی اہم میٹنگ میں ضرور شریک ہوں۔ خود بس میں سوار ہوکر اگلے دن صبح اسلام آباد ائیرپورٹ پہنچ گئے۔ ان رہنماؤں کے لئے ٹیکسیوں کا انتظام کیا۔ جب جہاز اسلام آباد پہنچا تو مولانا محمد شریف جالندھریؒ ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے بہ نفس نفیس ائیرپورٹ پر موجود تھے۔ لاہور کے زعماء مولانا کو اپنے سے پہلے ائیرپورٹ پر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ سید مظفر علی شمسی نے پوچھ لیا کہ مولانا آپ کس فلائٹ سے اسلام آباد پہنچے۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی اک ہلکی سی مسکراہٹ نے معنی خیز بنادیا۔ لیکن شمسی صاحب سمجھ نہ پائے۔ جب یہ رہنما ٹیکسیوں میں بیٹھ گئے تو مولانا کے ایک جماعتی رفیق نے انہیں بتایا کہ مولانا آپ کو ہوائی جہاز کے ٹکٹ دے کر خود بس میں سوار ہوکر راتوں رات اسلام آباد پہنچے ہیں۔

جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم سے ملاقات

1984ء میں جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا اجراء عمل میں آیا۔ اس طرح قادیانیت کے وجود کو ایک اور گہرا زخم لگا۔ امتناع قادیانیت کے نفاذ کی عملی جدوجہد میں نمایاں کردار مولانا محمد

شریف جالندھریؒ نے ادا کیا۔ میرے والد مولانا تاج محمودؒ کے سانحہ ارتحال کے باعث مجلس کے رہنما اور بالخصوص حضرت الامیر خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم خاصے رنجیدہ اور پریشان تھے۔ اس موقع پر مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے والد صاحب کی کمی کے احساس کو نہ صرف کم کیا۔ بلکہ اوپر کی سطح پر ہونے والے خفیہ مذاکرات میں کمال دانشمندی اور حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بچھڑنے والے قائد کی تلافی کو بھی پورا کیا۔ راجہ ظفر الحق ان دنوں جنرل محمد ضیاء الحق کابینہ میں وزیر اطلاعات ونشریات تھے۔ راجہ صاحب سے ابتدائی مذاکرات کے بعد مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے راجہ صاحب کے ہمراہ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم سے ملاقات کی۔ جسے مصلحتاً خفیہ رکھا گیا۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ کا تعلق ارائیں برادری سے تھا اور جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم بھی ارائیں برادری کے چشم وچراغ تھے۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے اپنی روایتی سادگی اور احراری گر استعمال کیا۔ ملاقات ہوئی تو مصافحہ کے بعد مولانا صوفہ پر بیٹھنے کی بجائے قالین پر ہی بیٹھ گئے۔ مولانا کی یہ واردات خاصی کامیاب رہی۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے جھک کر مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے دونوں کندھوں کو اپنے ہاتھوں سے تھامتے ہوئے اٹھایا اور اپنے ساتھ صوفہ پر بٹھا دیا۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے ابتداہی میں برادری اور علاقے کے حوالے سے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کو حیران کر دیا۔ قادیانی مسئلہ پر گفتگو شروع ہوئی تو مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے اخلاص بھری گفتگو سے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کو اپنا ایسا گرویدہ بنالیا کہ ضیاء الحق مرحوم نے مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت! راجہ ظفر الحق تو آپ کا آدمی ہے۔ تحریک ختم نبوت کے حوالے سے آپ مجھ سے زیادہ ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت کے حوالے سے جو ڈرافٹ تیار ہوا ہے راجہ صاحب اسے دیکھ لیں۔ آپ اور میں دونوں ان پر اعتماد کریں۔ بعد میں دوسرے اکابر سے ملاقات پر امتناع قادیانیت آرڈیننس کے مسودہ پر دستخط ہوگئے۔ اس زمانہ میں ایڈیشنل آئی جی میاں عبدالقیوم نے کہا کہ یہ آرڈیننس اتنی بڑی کامیابی ہے کہ جوں جوں عدالتوں کے ذریعہ یہ کھلتا جائے گا پوری قادیانیت کی صف کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ کی سادگی

ایک روز والد گرامی کی بیٹھک میں ایک شخصیت کو بیٹھے ہوئے پایا۔ انہوں نے رومال کو چادر کی صورت میں لیا ہوا تھا۔ میں کمرہ میں داخل ہونے کے بعد الٹے پاؤں لوٹنے لگا تو والد صاحب نے آواز دی۔ ادھر آؤ اور ان سے ملو یہ عظیم مناظر اور فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ ہیں۔ نام تو مدت پہلے سن رکھا تھا۔ لیکن انہیں دیکھا نہیں تھا۔ میں نے حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ کی طرف غور سے دیکھا۔ چہرے پر پیدائشی طور پر داڑھی نہ تھی۔ آواز بھی نحیف وناتواں تھی۔ میں نے حضرت مولانا سے مصافحہ کیا تو کہنے لگے مولوی صاحب بیٹھ جاؤ۔ اب میں پریشان کہ یہ تو مجھے بھی مولوی صاحب کہہ رہے ہیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ کا یہ تکیہ

کلام تھا۔ وہ ملنے والے کو مولوی صاحب ہی کہہ کر پکارتے تھے۔

جیسا سنا ویسا پایا

میں اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہوں کہ میرا بچپن خوشگوار یادوں سے آباد ہے۔ میں نے جناب آغا شورش کاشمیریؒ کو بچپن میں کب اور کیسے دیکھا یہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ ایک سہ پہر میں اپنے چچازاد بھائی غلام مصطفیٰ کے ساتھ گھر سے متصل احاطہ میں موجود تھا۔ اچانک ایک کار ہمارے قریب آ کر رکی۔ دروازہ کھلتے ہی ایک فربہ جسم، لمبا قد، سانولا رنگ، دھاری دار پاجامہ اور لاہوری کرتہ پہنے ایک بارعب شخصیت باہر نمودار ہوئی اور انتہائی پاٹ دار آواز میں ہمیں مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''اوے منڈیو! مولوی صاحب کتھے نے۔ انانوں دسو بار شورش کاشمیری آیا اے۔'' ارے لڑکو مولوی صاحب (والد صاحب) کہاں ہیں۔ انہیں بتاؤ کہ باہر شورش کاشمیری آیا ہے۔ شعور کی آنکھیں کھولیں تو چٹان، زمیندار، آزاد سے تعارف تھا۔ یہ ہمارے پسندیدہ اخبار تھے۔ جناب آغا شورش کاشمیریؒ کا نام تو سن رکھا تھا۔ انہیں آج پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ ان کے دبنگ اور بے تکلفانہ مخصوص انداز اور لہجہ کے باعث تعارف میں دیر نہ لگی۔ سچ یہ تھا کہ جناب آغا شورش کاشمیریؒ کو جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا۔ ان کی شخصی وجاہت کے باعث کچھ دیر میں نے انہیں سرتا پاؤں دیکھا۔ میں اتنا جواب دے پایا کہ والد صاحب گھر پر ہی ہیں۔ اتنے میں والد صاحب آغا شورش کاشمیریؒ کی گھن گرج کے باعث باہر تشریف لے آئے۔ معانقہ اور مصافحہ کا تبادلہ ہوا۔ دوسری شخصیت جناب ماسٹر تاج الدین انصاریؒ تھے۔ مہمان خانہ کھل گیا۔ چائے کے برتن آ گئے تو جناب آغا شورش کاشمیریؒ بولے کہ ہم نے فرنگی کے خون کے ساتھ کچھ کھانا بھی ہے۔ چائے کا دور ختم ہوا تو نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ آغا شورش کاشمیریؒ نے مسجد کی ٹوپی سر پر رکھی اور صف میں کھڑے ہو گئے۔ ہم لوگ چونکہ پچھلی صف میں تھے۔ اس لئے میں کنکھیوں سے آغا صاحبؒ کو دیکھتا رہا۔ امام صاحب نے سلام پھیرا تو آغا صاحبؒ نے کچھ توقف کے بعد سلام پھیرا۔ جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوں۔ نماز کے بعد دوبارہ محفل جمی۔ یہ لوگ دیر تک حالات حاضرہ پر گفتگو کرتے رہے۔ ماسٹر تاج الدین انصاری دھیمے انداز نے متانت اور سنجیدگی سے بولتے جبکہ آغا صاحبؒ اپنی روایتی طبع کے مطابق بذلہ سنجی اور برجستہ گوئی سے بات کرتے۔ آغا شورش کاشمیریؒ کی دلچسپ شخصیت اور ان کی قلندرانہ ادائیں میرے دل کو بہت بھائیں۔ آغا شورش کاشمیریؒ جب بھی فیصل آباد تشریف لاتے ہمارے غریب خانہ کو رونق ضرور بخشتے۔

على هذه الاسفار الاربعة للصدر الشيرازى

بقیہ: اعتراف سمت

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی زندگی کے کمالات کا احاطہ مجھ جیسے ناکارہ کے لئے بہت مشکل ہے۔ چند ایک واقعات دوران مطالعہ نظر سے گزرے تو اپنی اور اپنے بھائیوں کی فلاح کی غرض سے ان کو ہدیہ قارئین کیا ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی تمام زندگی عشق و وفاء سے عبارت ہے۔ ناموس محمد ﷺ کی خاطر اپنی ہر چیز قربان کرنا حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کا وظیفہ حیات تھا۔ رب کریم ہمیں ناموس رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے کی ہمت و توفیق نصیب فرمائے۔ (ازماخوذ: نقش ۰۰۰ ۱م ۔۔۔۔۔۔ از: حضرت انظر شاہ کشمیری)

آخری قسط

ترتیب: مولانا قاضی احسان احمد

اعتراف عظمت

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی مثال اس سمندر جیسی ہے جس کی اوپر کی سطح ساکن اور اندر کی گہرائیاں موتیوں سے معمور ہوں۔ عجم کے اندر تو حضرت شاہ صاحب کی شخصیت ہر لحاظ سے مسلم تھی ہی مگر رب کریم کی کمال عنایات سے حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی شخصیت عرب کے اندر بھی مقبول و معروف تھی۔

مصر کی معروف شخصیت علامہ رشید رضا صاحب المنار جن کے علم و فن اور خصوصی نگارشات سے ایک عالم واقف ہے شیخ عبدہ کے ان ممتاز تلامذہ میں سے ہیں جنہیں عالم اسلامی کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ ندوۃ العلماء کے جشن علمی میں علامہ رشید رضا کو مدعو کیا گیا تو ایک مختصر وقت کے لئے دیوبند بھی تشریف لائے۔ مصر کے اس دانشور نے دارالعلوم کا معائنہ کیا۔ اس کے منہاج علم اور فکری سرمایہ سے قریبی واقفیت حاصل کی۔ معلوم ہے کہ علامہ رشید رضا شافعی المذہب تھے اور احناف سے اس عام بدگمانی کے شکار تھے جو دنیائے اسلام میں امام ابوحنیفہؒ سے قصداً پیدا کی گئی ہے۔ خیر مقدمی اجلاس میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے جو اس وقت دارالعلوم کی صدارت تدریس پر فائز تھے ایک ارتجالی تقریر دارالعلوم کے انداز فکر مختلف فقہی مکاتیب میں فقہ حنفی کا تفوق' حدیث و قرآن' فقہی سرچشمہ کی آبیاری' شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا مجتہدانہ درس اور ان خصوصیات و ممیزات کا مختصر بیان کیا جن کا حامل یہ عظیم اسلامی ادارہ ہے۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی یہ علمی و تاریخی تقریر آپ کے علمی تبرکات میں مفصل دی جارہی ہے۔ رشید رضا کرسی پر جلوہ افروز تھے اور حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کا بحر علم تلاطم پذیر تھا۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ رشید رضا عربوں کے خصوصی انداز پر داد دیتے ہوئے کرسی سے کھڑے ہوئے اور بار بار ان کی زبان پر یہ آتا: ''واللہ مارأیت مثل ھذا العالم الجلیل قط۔''

یہی نہیں صاحب سوانح کی تقریر کے اختتام پر رشید رضا نے جوابی تقریر کی۔ اس میں فرمایا کہ:

''اگر حنفیت وہی ہے جس کا ذکر ابھی میرے سامنے مولانا انور شاہ نے کیا تو پھر میں واضح اعلان کرتا ہوں کہ عمل کے لئے حنفیت کافی و وافی ہے۔''

اور یہ تاثر وقتی بھی نہیں تھا۔ مصر پہنچنے پر انہوں نے اپنے شہرآفاق رسالہ ''المنار'' میں غیر مبہم الفاظ میں لکھا تھا:

''اگر میں ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند نہ دیکھتا تو یقیناً اس ملک سے مایوس واپس آتا۔''

یہی نہیں بلکہ ان کا یہ حقیقی تاثر ان کے قلم سے تیار تصانیف میں بار بار صفحہ قرطاس کو مزین کرتا رہا۔

عالم اسلام کی دوسری مشہور و معروف شخصیت علامہ زاہد الکوثری جو اصلاً ترکی النسل تھے۔ اپنے حریت پسندانہ

جذبات کی وجہ سے جلاوطنی کی طویل زندگی قاہرہ میں گزار کر اپنے وطن سے بہت دور غریب الوطنی کے عالم میں جان دے کر اس شعر کا مصداق بن گئے:

مارا دیار غیر میں مجھ کو وطن سے دور
رکھ لی میرے خدا نے میری بیکسی کی

ان فخر روزگار شخصیتوں میں سے تھے جو صدیوں کے الٹ پھیر پر بطن عالم سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ مولانا یوسف بنوریؒ ایسے محقق کا بیان ہے کہ حضرت مولانا سید محمد انو شاہ کشمیریؒ کے بعد اس پایہ کی شخصیت اگر عالم اسلام میں دیکھنے میں آئی تو وہ زاہد کوثری کی تھی۔ دفاع عن ے سلسلہ میں ان کا قلم شمشیر براں تھا۔ خطیب بغدادی کے مظالم کو شیخ ہی نے اپنے علم زیر قلم سے اس مدلل انداز ے کیا ہے کہ خود خطیب ہوتے اور ان کی اس تردیدی کتاب کا مطالعہ کرتے تو بشرط انصاف پسندی اپنے خیالات ۔ ع کے علاوہ ان کے لئے کوئی راہ نہ تھی۔ متعدد شاہکار تصانیف ان کے قلم سے نکلیں اور ممتاز تلامذہ کی ایک جماعت انہو نے تیار کی۔ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ ان ہی کے معروف تلامذہ میں ہیں۔ یہ بھی عجیب لطیفہ ہے کہ صاحب سوانح کوثری سے و تف اور کوثر ن صاحب سوانح کے شناسا لیکن ایک دوسرے کو متوفی اشخاص میں شمار کرتے رہے۔ 1937ء میں مولانا یوسف بنوریؒ نے مجلس علمی کی جانب سے بسلسلہ کتابت وطباعت فیض الباری قاہرہ کا سفر کیا اور ایک مدت وہاں پر مقیم رہے تو علامہ کی غزارت علمیہ سے قریبی واقفیت کا انہیں موقعہ ملا۔ شیخ کوثری نے اسی زمانہ میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی تصانیف کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور پھر اپنی متعدد تصانیف میں صاحب سوانح کے علوم اور ان کے تبحر کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ ایک موقعہ پر کوثری نے صاحب سوانح کے بارے میں ارشاد فرمایا:

’’لم یات بعد الشیخ الامام ابن الهمام مثله فی استثارة الابحاث النادرة من ثنایا الاحادیث وهذه برهة طویلة من الدهر ۔ ‘‘ حافظ ابن ہمام مصنف فتح القدیر کے بعد حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ جیسی کوئی شخصیت حدیث کے انبار سے نادر وکمیاب موتیوں کے برآمد کرنے میں عالم اسلام میں گزری نہیں۔ حافظ اور حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی درمیانی مدت کچھ مختصر بھی نہیں۔‘‘

عالم اسلام کی اس مشہور شخصیت اور حکیم مشرق ڈاکٹر محمد اقبال کا اعترافی تواردحیرت انگیز ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے بھی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے متعلق لاہور کے تعزیتی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

’’اسلام کی ادھر پانچ سو سالہ تاریخ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔‘‘

علامہ کوثری نے اپنے مطبوعہ مقالات کے ص 255 پر قادیانیت کی تردید میں جو ایک پر مغز مقالہ تحریر کیا ہے اس میں شاہ صاحب کی تردید قادیانیت میں مساعی جمیلہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

’’اعلیٰ اللّٰہ سبحانه منزلة العلامة فقید الاسلام المحدث المحجاج الشیخ محمد انور الشاہ الکشمیری فی غرف الجنان وکافاہ مکافاة الذابین عن حریم دین الاسلام فانه قمع

القادیانیة بحجج الدامغة۔''

پیش کردہ اس اقتباس میں کوثری ایسے ناقد و مبصر کے قلم سے صاحب سوانح کے لئے علامہ فقید الاسلام المحدث المحاج وغیرہ کے الفاظ نہ صرف باوقعت بلکہ ہندی عالم کے فضل وکمال سے ایک عربی فاضل کے غیر معمولی متاثر ہونے کے آئینہ دار ہیں۔

اور یہی نہیں بلکہ عربی اہل علم نے جب صاحب سوانح سے مشافہۃً ملاقات کی اور ان کی وسعت علم وتبحر سے بلاواسطہ آشنا ہوئے تو ان کے تاثرات نہ صرف عجیب وغریب بلکہ ہندوستان کے علماء کی تاریخ میں قطعاً نادر ہیں۔

مولانا محمد انوری لائل پوری کا بیان ہے کہ جس سال وہ دیوبند میں دورہ حدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ سے پڑھ رہے تھے تو علامہ علی الیمنی ثم المصری جنہیں بے تکلف حافظ حدیث کہا جا سکتا ہے ہندوستان کے سیاحت کے لئے بمبئی وہاں سے سورت اور راندیر پہنچے۔ راندیر میں مولانا مفتی مہدی حسن صاحب شاہجہان پوری سے ملاقات ہوئی۔ علامہ علی حنبلی المذہب تھے اور اپنے فقہی مسلک میں جمود وتصلب کے حامی دارالعلوم اور اکابر دارالعلوم کے تذکرہ کو مفتی صاحب سے کچھ بشاشت قلبی سے نہ سن سکے۔ اسی سیاحتی سفر میں دلی آنکلے اور صدر بازار میں مولوی عبدالوہاب صاحب مشہور عالم اہل حدیث کے پاس فروکش ہوئے۔ لیکن عجیب اتفاق کہ اوقات صلوٰۃ کے بارے میں مہمان ومیزبان میں جدلی گفتگو کا آغاز ہوگیا۔ شیخ علی صورت حال سے اس درجہ متاسف ہوئے کہ مولوی عبدالوہاب سے دل برداشتہ ہوکر دہلی میں کسی دوسری جگہ منتقل ہوگئے اور عام طور پر اس کا شکوہ کیا کہ مجھ مہمان کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا۔ کسی صاحب نے انہیں دیوبند دارالعلوم دیکھنے کا مشورہ دیا۔ لیکن شیخ علی کا خیال تھا کہ جذبیت ومسلک اہل حدیث میں یکسانیت اور قرب کے باوجود جب اہل حدیث ہی مجھے برداشت نہ کر سکے تو احناف کس طرح گوارا کریں گے۔ شدید اصرار پر دیوبند کا قصد کیا۔ دارالعلوم پہنچے تو مولانا حبیب الرحمن عثمانی نے پذیرائی میں کوئی تقصیر نہیں ہونے دی۔ اس زمانہ میں یمن کے کچھ طلباء بھی دارالعلوم میں پڑھتے تھے۔ مولانا عثمانی نے نووارد مہمان کی دل بستگی کے لئے ان یمنی طلباء کو بھی شیخ کی دل جوئی ومیزبانی کی خاص تاکید کی۔ دوایک روز کے بعد یمن کے اس محدث وعلامہ نے اپنے رفقاء وطن سے کہا کہ:

''علمائے دارالعلوم مکارم اخلاق کے حامل ہیں۔ دیکھئے مجھ نووارد سے درآنحالیکہ سابقہ آشنائی نہ تھی۔ کس قدر فراخدلی وفراخ حوصلگی کا معاملہ کیا اور اختلاف مسلک کے باوجود میزبانی میں کوئی فرق پیدا نہ ہوسکا۔''

حضرت مولانا مولوی محمد یحییٰ یمنی طالب علم نے مناسب تقریب سے یہ دیکھ کر کہ حضرت علامہ صاحب علماء دارالعلوم سے متاثر ہیں عرض کیا کہ:

''علمائے دیوبند کے جس طرح اخلاق وسیع وبلند ہیں۔ ایسے ان کا علم وفضل بھی مستند اور دانش وبینش بے نظیر ہے۔''

شیخ اس پر بولے کہ: ''خیر اسے تو جانے دیجئے۔ یہ غریب عجمی علم وتبحر کو کیا جانیں۔''

حسن اتفاق کہ اسی زمانہ میں دارالعلوم کے ترجمان القاسم میں شاہ صاحب کا وہ مرثیہ شائع ہوا تھا جو عارف باللہ

حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ خلیفہ ارشد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے سانحہ وفات پر کہا گیا تھا۔ مولوی یحییٰ لے ہاتھ میں موجود اسی رسالہ کو لے کر شیخ نے مطالعہ کیا تو فرمایا کہ:

''ان اشعار سے عرب جاہلیت کے ادب واسلوب کی بو آتی ہے۔''

اور یہ معلوم ہونے پر کہ موجودہ وقت میں مرثیہ گو ہی دارالعلوم دیوبند میں بخاری وترمذی کا درس دے رہے ہیں۔ شیخ علی نے سبق میں شرکت کا خیال ظاہر کیا۔ اگلے روز وہ یمنی طلباء کے ساتھ درس میں تشریف فرما ہوئے۔ سو اتفاق کہ درس میں آج کسی مسئلہ پر ابن تیمیہ ہی پر رد ہو رہا تھا۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے شیخ علی کی رعایت کرتے ہوئے عربی میں تقریر کی۔ شیخ ابن تیمیہ کے غالی معتقد' رد وقدح' جواب و جواب الجواب کا دروازہ کھل گیا۔ مصری محدث ایک ہفتہ درس میں شرکت کرتے رہے۔ پہلا تاثر یمنی طلباء کے سامنے یہ آیا کہ:

''میں نے شام سے ہندوستان تک کا سفر کیا۔ اکثر بلاد اسلامیہ کی سیاحت کر چکا ہوں۔ خود مصر میں صحیحین کا درس دیا لیکن اس شان کا عالم میری نظر سے نہیں گزرا۔ میں نے انہیں خاموش کرنے کی بہت کوشش کی مگر ان کا ضبط واتقان تبحر و جامعیت بے نظیر ہے۔''

اور جس روز شیخ دیوبند سے روانہ ہونے لگے تو طلباء کے مجمع میں اعلان کر رہے تھے کہ:

''لو حلفت انه اعلم بابى حنيفة لما حنثت۔''

مگر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کا انکسار وفروتنی اس وقیع تعریف کو برداشت نہ کر سکی۔ شیخ کے ان تاثرات کا علم ہوا تو بعد عصر طلباء کو روک کر مسجد میں فرمایا:

''شیخ علی مصری نے ہمارے بارے میں مبالغہ سے کام لیا۔ امام اعظم کے مدارک اجتہاد اس قدر بلند ہیں کہ ہماری وہاں تک رسائی بھی نہیں۔''

اور وہی قاہرہ کا سفر جس میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ فیض الباری کی طباعت کے سلسلہ میں عالم اسلام کے اس مشہور شہر میں مقیم تھے۔ تو آپ کی ملاقات دوسرے جلاوطن شیخ الاسلام مصطفیٰ صبری سے ہوئی۔ صبری رد ملاحدین ودہریین میں خصوصی حیثیت رکھتے۔ فلسفہ کے شاور اور قدیم وجدید علوم پر انہیں پوری بصیرت تھی۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی مشہور تالیف ''مرقاة الطارم فى حدوث العالم'' صبری کو دی۔ چند روز کے بعد ملاقات ہوئی تو شیخ صبری نے حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی اس تصنیف کے بارے میں فرمایا کہ:

''میں نہیں جانتا تھا کہ فلسفہ وکلام کے دقائق کا اس انداز سے سمجھنے والا اب بھی کوئی دنیا میں ہے۔''

یہی نہیں بلکہ اس وقت مرحوم کے سامنے صدر شیرازی کی اسفار اربعہ رکھی ہوئی تھی۔ شیخ نے مرقاة الطارم کو ہاتھ میں لے کر صدر شیرازی کی اسفار اربعہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

''ان افضل هذه الوريقات على جميع المادة الذاخرة فى هذا الموضوع وانى افضلها

بقیہ صفحہ 20 پر

مولانا محمد اکرم طوفانی

قادیانیوں سے مکمل نفرت ہی محبت رسول ﷺ ہے

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے کہ
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

آج کل اخلاق کے نام پر ملت کفر کو انتہائی پیار اور محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور پھر اپنی طرف سے من گھڑت دلائل اور من چاہی باتوں کو بہانہ بنا کر سادہ لوح مسلمان اپنی حقیقی روایات سے محروم ہو جاتا ہے۔ بے شک حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''الکفر ملة واحدہ''

لیکن جب قادیانیوں اور مرزائیوں کے کفر پہ نگاہ ڈالی جاتی ہے تو تاریخ میں ان جیسا کفر حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے نظر نہیں آتا۔ گویا کہ مرزائی جس قدر کفر میں بے مثال ہیں۔ سادہ لوح مسلمان خصوصاً ہمارے دور کا نوجوان طبقہ ان کے جعلی اخلاق اور پیار و محبت کے نقلی افسانوں سے متاثر ہو کر قادیانیوں کو باقی کافروں سے ترجیح دیتے ہوئے ان کے ساتھ تعلقات استوار کر لیتے ہیں۔

ذیل میں قرآن وحدیث کی روشنی سے ثابت ہو رہا ہے کہ محبت اور نفرت کو آپس میں تلازم حقیقی ہے۔ اگر آپ کو کسی سے محبت ہے تو آپ اس کی محبت کے دعوے میں اسی وقت صادق ہو سکتے ہیں جب آپ اس کے دشمنوں اور اس کی توہین کرنے والوں سے ہر لحہ نفرت سے بھرپور ہوں۔ ورنہ کوئی بھی صحیح العقل آپ کو دعویٰ محبت میں صادق نہیں سمجھے گا۔ آج ہم میں محبت کے جذبات اعمال کے مثبت پہلو یعنی حب فی اللہ اور حب مع رسول اللہ میں کے دعووں میں اتنی کمی نظر نہیں آتی جس قدر منفی پہلو یعنی بغض فی اللہ میں کمی ہے۔ صرف کمی ہی نہیں بلکہ مبغوض اعمال اور مبغوض خیالات وعقائد فاسدہ کے ساتھ تو صلح و رضامندی اور پسندیدگی تک نوبت پہنچی ہوتی ہے۔ جو کہ بہت خطرناک حالت ہے۔ اس کے کئی درجات ہیں۔

بعض دفعہ نفرت کا نہ ہونا تو صرف کبیرہ گناہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن بعض حالات وواقعات میں یہ کیفیت کفر اور نفاق تک لے جاتی ہے۔ جس کو جس قدر خطرناک اور ایمان کی تباہی اور بربادی کا سبب سمجھا جائے تو بلاشبہ یہ ایک حقیقت ہوگی۔ مثلاً دیکھا جاتا ہے کہ عبادات' اذکار' نوافل اور محبت رسول کے دعووں کے ساتھ ساتھ معاشرت' معیشت واخلاق میں پوری آزادی خصوصاً نوجوان نسل کے معاملہ میں آخرت اور دین وایمان بالکل ہی تباہ و برباد ہو جاتے یا کم از کم نسل تو تباہی و بربادی کے عمیق گڑھوں میں ہی گر جاتے۔ لیکن والدین اور متعلقہ افراد زبان حال ہی سے نہیں بلکہ کئی دفعہ تو صریح الفاظ میں کہہ رہے ہوتے ہیں کہ چلو دنیا تو ہاتھ آئے گی یا نہ آئے گی۔ یا ہم اس کے قابل نہیں رہے ہیں تو ہم کو قدرے

مولانا اشفاق علی حقانی

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ

جن لوگوں نے حضرت مولانا عبدالحق مرحوم کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا انہیں کیسے بتلائیں کہ مرحوم ایمان واستقامت، علم وعمل، تواضع وتقدس، شفقت ورحمت، زیبائی ورعنائی اور نور نکہت کی کتنی دلکش تصویر تھے۔ حق یہ ہے کہ زبان وبیان کا کوئی اسلوب مولانا جیسی متاع یوسفی کی صحیح تصویر کشی نہیں کرسکتا۔

قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ مہتمم وبانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کو اس دنیا سے رحلت فرمائے ہوئے پندرہ برس بیت چکے ہیں۔ ان کی وفات 24 محرم الحرام 1409 ہجری بمطابق 7 ستمبر 1988ء بروز بدھ دوپہر پونے دو بجے کے قریب خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں دل کا دورہ پڑنے سے واقع ہوئی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) حضرت کا تاریخی جنازہ اور تدفین 8 ستمبر بروز جمعرات کو صبح دس تا ساڑھے بارہ بجے تک ہوئی۔ آپ کے لاکھوں معتقدین نے اس موقع پر اشکبار آنکھوں سے آسمان کی فضاؤں میں ہزاروں ابابیل پرندوں کو جنازہ کے جلوس اور حضرت کے جسد مبارک پر سایہ کئے ہوئے ماتم بپا دیکھا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی پیدائش 7 محرم الحرام 1330 ہجری بمطابق 1912ء یا 1914ء کو ہوئی۔ شجرہ نسب یوں ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق بن اخوندزادہ الحاج حضرت مولانا محمد معروف گلؒ ابن اخوندزادہ الحاج حضرت مولانا میر آفتابؒ ابن اخوندزادہ حضرت مولانا عبدالحمیدؒ ابن اخوندزادہ حضرت مولانا عبدالرحیم اخوخیلؒ ابن اخوندزادہ حضرت مولانا عبدالواحد اخوخیلؒ۔

آپ کا خاندان صاحب علم وفضل خاندان ہے جو صدیوں سے ممتاز علمائے حق مجاہدین پر مشتمل چلا آرہا ہے۔ اخون عربی میں علامہ اور زمانہ قدیم میں پی ایچ ڈی ڈاکٹر کو کہتے تھے۔ یہ لقب وسط ایشیا، ایران، افغانستان اور مغربی ترکستان اور برصغیر پاک وہند میں دینی پیشواؤں، مفتیوں اور بلند پایہ کے علماء کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث ضلع نوشہرہ علاقہ خٹک کے مرکزی قصبہ اکوڑہ خٹک میں محلہ باغبانان کے اپنے قدیم اجدادی مکان میں علاقہ کے مشہور تجارت پیشہ اور زمیندار عالم شخصیت اخوندزادہ الحاج حضرت مولانا محمد معروف گلؒ ابن اخوندزادہ الحاج حضرت مولانا میر آفتابؒ کے گھر ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ خطہ اکوڑہ خٹک ایک ایسے گوہر نایاب کے آباؤاجداد (اور بذات خود حضرت شیخ الحدیث مدفون جامعہ حقانیہ) کے اجسام مقدسہ کا مسکن ومولد اور آخری آرام گاہ مبارک ہے جن کے درخشاں کارناموں کی تاریخ دعوت وعزیمت صدیوں پر محیط ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے یہ بزرگان اور اکابرین پانچویں صدی ہجری میں افغانستان سے سلطان محمود غزنویؒ سلطان شہاب الدین

آنسو بھی تیری جدائی میں نہیں نکالا میں تو اس لئے روتا رہا جب تو مجھ سے جدا ہوا تھا تو تیرا بچپن تھا اور مجھے ہر وقت خطرہ لاحق رہتا تھا کہ تو کسی ایسے ماحول میں نہ چلا جائے یا کہیں ایسے اخلاق باختہ لوگوں کی صحبت میں نہ پھنس جائے جو تجھے خاندان نبوت سے دور کردے۔

اس لئے مکمل یقین اور دعوے سے کہا جاسکتا ہے کہ مکمل ایماندار یعنی حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کے حامل ہر شخص کی دونوں جہانوں کی زندگی انشاء اللہ انتہائی خوش گوار، پرسکون اور باعزت ہوگی اور تجربہ اس پر شاہد ہے۔ اسی طرح قادیانیوں اور دیگر کافروں سے خصوصاً قادیانیوں سے تعلقات رکھنے والے مسلمان اور بغض فی اللہ میں غفلت کے مرتکب حضرات نفرت نہ کرنے والوں کی زندگی دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے پرآشوب پریشان کن اور ذلت آمیز ہوگی اور اس دور میں ہم سب کو ان دونوں قسموں کا مشاہدہ بھی ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے۔

اگر کسی کو کسی جگہ ہمارے اس دعوے کے خلاف کچھ نظر آئے تو یقیناً اس کی کوتاہ نظری ہے اور سراب کی طرح نظر کا دھوکہ ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے تو دونوں فریقوں اور دونوں طبقوں کو قریب سے دیکھ کر مشاہدہ کر لے جس کو بندہ نے اس سے پہلے کئی عنوانات میں صحابہ کی مقدس زندگی کے حالات میں ثابت کیا ہے۔ گویا کہ فارمولا یہی ہے کہ محبت کے لوازمات سے ہی اور آداب سے یہی ہے کہ:

ایک تم سے کیا محبت ہوگئی
ساری دنیا سے نفرت ہوگئی

مطلب صرف اس قدر ہے کہ کسی سے بھی محبت کا دعویٰ اس وقت تک ثابت نہیں ہوسکتا جب تک اپنے محب کے لئے اس کے دشمنوں سے نفرت نہ کرو گے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ایمان کے بعد اور دعویٰ محبت رسول اللہ ﷺ کے بعد اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے نہ صرف نفرت کا اظہار ہو بلکہ محبت کے ثبوت کے لئے وہ نفرت نظر بھی آئے۔ ورنہ خدا کی قسم صرف محبت کے دعوے کرنے والوں کے سارے اعمال غارت ہوجائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا صریح فرمان ہے کہ: ''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔'' اور ایک جگہ ارشاد فرمایا: ''ظالموں کی طرف مائل نہ ہونا۔ ورنہ تم کو آگ پکڑے گی۔''

غرضیکہ قرآن پاک کی آیات سے مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کے دشمنوں سے نفرت ایمان کا حصہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جب مسلمان اللہ رب العزت کے واسطے سب سے ناراض ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

اس کی تفسیر حضرت علامہ شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں کہ جو دوستی نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ کے مخالف سے اگرچہ باپ بیٹے ہی ہوں وہی سچے ایمان والے ہیں۔ ان کو یہ درجے ملیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور یہ اللہ سے راضی اور حزب اللہ بھی یہی ہیں اور فلاح بھی یہی لوگ پائیں گے۔

صحابہ کرامؓ کی نشانی یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کے معاملہ میں کسی بھی چیز اور کسی بھی شخص کی پرواہ

نہیں کرتے تھے۔ اسی سلسلہ میں حضرت ابو عبیدہؓ نے جنگ بدر میں اپنے باپ کو حضرت مصعب بن عمیرؓ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے ماموں کو حضرت علیؓ حضرت حمزہؓ اور عبیدہ ابن حارثؓ نے اپنے اقارب عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا اور رئیس المنافقین کے بیٹے عبداللہ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ مجھے اجازت دی جائے تاکہ میں اپنے باپ عبداللہ کا سر قلم کردوں۔ لیکن آپ ﷺ نے منع فرمایا۔

غرضیکہ کوئی واقعہ تاریخ اسلام میں سچے مومن مسلمان کے حوالہ سے ایسا نہیں ملتا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے گستاخوں سے نفرت کو ایمان نہ سمجھا ہو۔ افسوس ہے کہ اس دور میں مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول ﷺ موجود تو ہے لیکن اس پر غفلت کے پردے اس قدر چڑھ چکے ہیں کہ وہ محبت مدھم سی رہ گئی ہے اور اب اس کو پھونک مارنے کی ضرورت ہے۔ جب محبت رسول ﷺ ایمان والوں کے قلوب میں چمکے گی اور غفلت کے پردے اٹھیں گے تو گستاخ رسول ﷺ کے ساتھ انشاء اللہ نفرت کا باب بھی کھل جائے گا۔ جس کے نہ ہونے کی وجہ سے صرف محبت کے دعوے سے ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔

کاش! کہ ہم مسلمان اس طرف توجہ کرتے اور سوچتے کہ قادیانی اور ان کے حکمران سب ہی ایک راستہ پر چل رہے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو جو خالصتاً انسانیت کے چہرہ پر بدنما داغ ہے کو تاویلوں اور بہانوں سے اس کے خیالات فاسدہ کو چھپا رہے ہیں یا چھپانے کا سبب بن رہے ہیں۔ اگر مسلمان کسی قدر بھی تھوڑی سی توجہ کرتے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھتے تو انشاء اللہ قادیانیت سالوں میں ختم ہوسکتی ہے یا سمٹ کر لندن اور اس کے گردونواح میں پناہ لینے پر مجبور ہوسکتی ہے۔ کاش! کہ ہم مسلمان مجموعی طور پر اس مسئلے کی طرف توجہ دیتے اور قادیانیوں کا قلع قمع کرتے۔

سہ سالہ جماعتی انتخابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی نے چناب نگر کانفرنس کے موقع پر منعقد ہونے والے اپنے ایک اہم اجلاس میں اگلے تین سال کے لئے متفقہ طور پر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کو امیر مرکزیہ اور شیخ طریقت حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ کو نائب امیر منتخب کرلیا ہے۔ دیگر مرکزی عہدیداروں کی نامزدگی کا اختیار حضرت امیر مرکزیہ کو دے دیا گیا۔ اس موقع پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں اور عیسائیوں کی ارتدادی اور غیر اسلامی سرگرمیوں کو ناکام بنانے کے لئے بھرپور کردار ادا کرے گی اور عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کے لئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے گی۔

منشی مولا بخش کشتہؒ

قسط نمبر 5

روئیداد جلسہ اسلامیہ قادیان

تقریر حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ

حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ فاضل مقرر نے اخلاص پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں جب بچپن میں پڑھتا تھا تو اس وقت مرزا غلام احمد قادیانی کی براہین کا پہلا حصہ چھپا تھا۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے استخارہ کا جو طریقہ لکھا تھا مجھے پسند آیا تھا۔ میرے ساتھی کہتے تھے کہ کہیں مرزائی نہ ہو جانا۔ میں مرزا قادیانی کا خیر خواہ تھا یا نہ۔ مگر ایک بات نے مجھے ان سے بدگمان کر دیا۔ یہ کہ میں نے استخارہ کیا۔ دربار نبوی ﷺ سے حکم ملا کہ اس سے علیحدہ ہو جاؤ۔ اس کے متعلق میں نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ ہاں تمیں مسیح کاذب آنے کی ہم نے ضرور خبر دی ہے۔ اس پر میں نے علمائے کرام کے فتوے کو دیکھا تو وہ بھی ان کے مخالف تھے۔

جب مرزا قادیانی سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی بلحاظ واقعات تحریرات اپنی تکذیب کی۔ لکھا کہ محمدی بیگم کا نکاح نہ ہوا تو (مرزا قادیانی) سچا ورنہ بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے صدق وکذب کا جو معیار مقرر کیا اس کی رو سے خود جھوٹا ثابت ہوا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب سے آخری فیصلہ کا اشتہار دیکھا ہوگا۔ وہ مولوی صاحب زندہ سامنے بیٹھے ہیں اور مرزائی' قادیانی بھی دیکھ رہے ہیں۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی کہاں ہے۔ اس موقعہ پر مرزائی حاضرین میں سے ایک مرزائی نے ڈپٹی صاحب کے کان میں کچھ کہا جس کے طرز گفتگو سے معلوم ہوا کہ وہ شکایت کر رہا ہے۔ اس پر فاضل مقرر نے یہ شعر پڑھا:

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا
ہم بات بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

فاضل مقرر نے کہا کہ یہ ہم نہیں کہتے بلکہ خود مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اگر محمدی بیگم سے میرا نکاح نہ ہوا تو میں بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ نکاح کا آسمان پر ہونا بھی بیان کیا۔ مگر نتیجہ سب کو معلوم ہے کہ اس پیشگوئی کا کیا حشر ہوا؟۔

لطیفہ: ایک شخص نے بیان کیا کہ بادشاہ کی لڑکی سے میرا نکاح ہو گیا جب کیفیت دریافت کی گئی تو بولا کہ بی بی اور میاں کی رضامندی سے دونوں کا نکاح ہوا کرتا ہے اور چونکہ میں راضی ہوں۔ لہذا آدھا نکاح ہو گیا اور آدھا نکاح شہزادی کے راضی ہونے پر ہوگا۔

یہی مثال مرزا غلام احمد قادیانی کی ہوئی مگر یہاں تو معاملہ ہی بگڑا ہوا ہے ادھر مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم سے اپنا نکاح ہونا بتایا۔ ادھر محمدی بیگم کے والد نے محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ کر دی۔ افسوس کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی بات بھی پوری نہ ہوئی۔ اور سنئے۔ مرزا قادیانی ملعون کہتا ہے کہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کو گالیاں دیا کرتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ بھی تو ان کے بروز ہیں۔ اس لئے ان عادتوں کا ہونا آپ کے لئے لازمی ہوگا۔ اور سنئے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کہتا ہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) نے یہودیوں کی کتاب سے چرا کر انجیل لکھی۔ قدرت نے زیرکی سے آپ کو کچھ حصہ نہ دیا تھا۔ حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں۔ اس دن سے شریفوں نے آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا ساتھ چھوڑ دیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

ممکن ہے کسی اپنی معمولی تدبیر سے شب کور کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے ایک تالاب موجود تھا۔ کوئی معجزہ تھا تو اس کا تھا۔ مگر مرزا قادیانی نہیں بتاتا کہ آپ نے کیا کیا۔ پھر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہ تھا۔ (نعوذ باللہ) پھر افسوس! نادان عیسائی ایسے شخص کو خدا بتا رہے ہیں۔ اس کے بعد ضمیمہ انجام آتھم سے دکھایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کی نسبت درافشانی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

''ان کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ وغیرہ وغیرہ!'' (نعوذ باللہ)

حضرت حسینؓ کی نسبت لکھا ہے کہ: ''شتان مابيني وبين حسينكم کہ حسینؓ اور ان کے کنبہ کو پانی تک نہ ملا اور ہم کو یہ خوش حالی نصیب ہے۔''

اور سنو! مرزا قادیانی دجال لکھتا ہے کہ: ''آپ (عیسیٰ) کا کنجریوں سے بہت میلان تھا۔'' (نعوذ باللہ)

ہم کہتے ہیں کہ معاذ اللہ اگر ان باتوں کو مان بھی لیا جائے تو آپ ان کے بروز کیسے بن گئے۔ اور جب ہم ان گندی تحریروں پر نفرین کرتے ہیں تو پھر کہا جاتا ہے کہ یہ تو پادریوں کو جواب دینے کے لئے ہے۔ کیا پادریوں کو حوالہ دینے کے لئے ایک پیغمبر کی دادی اور نانی پر ایسا لکھنا بھی ضروری ہوتا ہے؟۔ افسوس!

اس کے بعد بہت سے حوالے دے کر مرزا قادیانی ملعون و دجال کو غلط انداز ثابت کیا۔ اس وقت حکیم غلام محمد صاحب نے اپنے تائب ہونے کا اعلان کیا۔ جو عرصہ دراز تک مرزائی رہا اور مرزائیوں سے رشتہ ناطہ بھی کیا۔

الحمدللہ علی ذالك!

نمبر3

مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہین

پس یہ نیچری باوصف تسنیخ اپنے آپ کو خواص اولیاء اور دین کے تائید کرنے والوں سے جان رہا ہے۔ ایسا ہی حال ہے صاحب براہین کا علماء راسخین کی نظروں میں۔ چنانچہ مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے اخبار شفاء الصدور میں صاف لکھ دیا ہے کہ مرزا قادیانی مثل علی گڑھی نیچری کے ہے۔ یعنی اختلال دین اسلام واضلال خواص وعوام میں رہا۔ یہ ادّعا براہین والے کا کہ میں اکثر اکابر اولیاء ماتقدم سے افضل ہوں۔ سو یہ بھی مثل دعویٰ نمونہ انبیاء کے سراسر باطل ہے۔ کیونکہ صحابہؓ وتابعینؒ کی فضیلت ساری امت پر بحکم قرآن شریف اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ جیسا کہ دینی کتابوں میں مرقوم ہے اور باقی حال فضیلت اس مدعی کا آئندہ ظاہر ہو جائے گا۔ اس تحریر کو یاد رکھ کر سنئے کہ عجائب ملہمات مرزا قادیانی سے وہ بھی ہیں جو ص۴۹۸، خزائن ص۵۹۳ میں انا انزلناه قریباً من القادیان ۰ لکھ کر اس کا ترجمہ خود یوں کرتا ہے کہ یعنی ہم نے (یعنی خدا فرماتا ہے) ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام کو پر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے۔ اور بضرورت حقہ اترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔'' نیز اس کا دعویٰ کہ'' یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم ﷺ اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں۔ (یعنی ص۴۹۷، خزائن ص۵۹۳ میں حدیث:''لوکان الایمان معلقا بالثریا لناله ۰ '' کا اشارہ (مرزا قادیانی کی طرف ہے۔) اور خدا تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے۔ چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے:''ھوالذی ارسل رسوله ۰ ''(یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس سچے دین کو سب دینوں پر غالب کردے۔) یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل ہیں۔ اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے۔ اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا

سرتاج ہے۔ اگر وہ حامد ہے تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے۔ سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔ یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے۔ یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے۔ اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے۔ گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔'' انتہاء بلفظہ! (ص۴۹۸،۴۹۹، خزائن ص۵۹۳،۵۹۴)

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ انزال اور تنزیل قرآن کی اصطلاح میں آسمانی کتابوں کے اترنے میں مستعمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں پر نازل کی گئی ہیں۔ جیسا کہ ابتدائے سورۃ بقرہ میں قرآن اور اس سے پہلے آسمانی کتابوں کے اترنے کو انزال کے لفظ سے ادا فرمایا ہے۔ پھر سورۃ آل عمران میں قرآن مجید کے اتارنے کو تنزیل اور انزال اور انجیل توریت کے بھیجنے کو انزال کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور علیٰ ہذا القیاس بہت سی آیات قرآنیہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ پس جب براہین والے نے اپنے ملہمات کو: ''انا انزلناہ'' سے تعبیر کیا اور بعد ازاں آیت: ''وبالحق انزلناہ۔'' سے جو صرف قرآن مجید کی صفت تھی اپنی ملہمات کی صفت قرار دیا تو یہ تصریح ہے اس پر کہ وہ اپنی ملہمات کو مثل قرآن جانتا ہے۔ پھر لفظ حق جو دونوں جگہ قرآن کی راستی کے بیان میں تھا اس کو ضرورت حقہ سے ترجمہ کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ان ملہمات کا انزال واجب ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ یہ مخالفت صریح ہے عقائد اہل سنت سے۔ کہ شرح فقہ اکبر وشرح عقائد نسفی وغیرہما جمیع کتب عقائد میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی واجب نہیں ہے اور نیز اس کلام سے اشارہ ہے اس پر کہ دین ساری دنیا سے کیا عرب کیا عجم گم ہوگیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مقام قادیان کو انزال ملہمات کے واسطے اختیار فرمایا۔ چنانچہ چوتھے حصے کتاب کے اخیر اس نے تصریح کی ہے کہ طریقہ حقہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہوگیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کرلیں اور اس پر چلیں۔

اور اس سے اوپر لکھتا ہے کہ: ''فاتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔'' میں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم بنایا ہے اور ساری خلقت کو میری اتباع کے واسطے فرمایا ہے۔ جیسا کہ اوپر ص۵۶۱،۵۶۲، خزائن ص۶۶۹،۶۷۰ سے منقول ہوچکا ہے۔ پس بے شک اس نے اپنے قادیان کو مکہ معظمہ کی مثال نزول وحی میں بتایا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہوا تھا: ''وکذالک اوحینا'' یعنی اور ایسا ہی وحی بھیجی ہم نے تیری طرف قرآن عربی تاکہ تو ڈرائے مکہ والوں کو جو اس کے گرداگرد ہیں اور اصل قرآن مجید کے نزول کے بعد کسی چیز کے نزول کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے اور شرع محمدی میں قیامت تک امت مرحومہ کے واسطے کفایت ہے۔ پس یہ ادعا کہ حق تعالیٰ نے ضرورت حقہ کے واسطے قادیان پر معارف والہامات نازل کئے ہیں۔ حق سبحانہ پر محض افتراء اور بالکل تقول فی دین اللہ ہے اور اس افتراء کی دلیلوں سے یہ بھی کہ مؤلف براہین نے اس کے ترجمہ میں انزلناہ کی ضمیر مذکر کو مرجع مونث کی طرف راجع کیا ہے۔ یعنی مرجع اس کا خوارق اور امور معجبہ بتاویل جماعت قرار دیا ہے اور اسی میں شک نہیں کہ واحد مذکر کی ضمیر جمع کی

طرف راجع نہیں ہوسکتی۔ پس ان معنوں سے صحیح کلام یوں تھا۔ انا انزلناھا تو ایسی غلط صریح کلام کو خدائے سبحانہ کی جانب منسوب کرنا تیرا بہتان نہیں تو اور کیا ہے؟۔ پھر قرآنی آیات جو آنحضرت ﷺ پر صدہا سال سے نازل ہوچکی ہیں اب ان کے اتارنے میں کیا فائدہ ہے؟۔ بلکہ لا طائل اور تحصیل حاصل ہے۔ اس جگہ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا ذکر ہے۔ پس تم کیوں نہیں سمجھتے اور یہ بھی فرمایا اور بے شک ہم نے اتاریں تمہاری طرف آیتیں جس سے ثابت ہوا کہ قرآن مسلمانوں کی طرف اتارا گیا ہے تو کیا مانع ہے۔ اگر خوارق وغیرہ بہ توسل آیات قرآنی براہین والے پر نازل ہوں؟۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ قرآن عظیم صرف رسول کریم ﷺ پر ہی اترا ہے۔ لیکن جبکہ قرآن میں ایسے احکام بھی بہ کثرت ہیں جن کی تبلیغ کے لئے آپ ﷺ مامور تھے۔

خواہ مومنین کو خواہ جمیع بنی آدم کو تو اس نظر سے مجازاً یوں بھی کہنا صحیح ہوگیا کہ قرآن لوگوں کی طرف اتارا گیا ہے۔

اور اصل میں معاملہ یہی ہے جو ارشاد ہوا ہے:'' وانزلنا الیك الذکر . ''یعنی اور ہم نے تیری طرف نصیحت اتاری ہے تاکہ تو لوگوں سے بیان کردے اور وہ فکر کریں۔ علاوہ ازیں وقت نزول قرآن کے مومنین کی طرف قرآن کا نزول کی اسناد باوصف اس یقین کے کہ آنحضرت ﷺ کہ اب تیرہ سو برس کے بعد صاحب براہین آیات قرآنی کا منزل علیہ بن جائے اور اس کے حق میں راست آئے انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ پس یقیناً یہ بہتان اور ہذیان ہی ہے اور یہ ادعا براہین والے کا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر قرآن مجید میں دی ہے اور ایسا ہی آنحضرت ﷺ نے حدیث میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے یہ بھی بالکل باطل ہے۔ کیونکہ اس حدیث صحیح کا مشار الیہ امام اعظمؒ ہے۔ جیسا کہ بہت سے محدثین اور فقہاء نے اس پر تصریح کی ہے جس کا شمہ فقیر نے رسالہ ''تصریح ابحاث فرید کوٹ'' اور رسالہ ''عمدۃ البیان فی اعلان مناقب النعمان'' میں بیان کیا ہے اور ایسا ہی آیت:'' ھوالذی ارسل رسوله . '' نہ حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور نہ براہین والے کی طرف اس میں اشارہ ہے۔ بلکہ بالیقین باتفاق جمیع مفسرین بل بشہادت قرآن مبین سید المرسلین ﷺ وعترتہ اجمعین کے حق میں نازل ہے۔ دیکھو اس کے اخیر:'' وکفی باللہ شھیدا . '' کے ساتھ ہی محمد رسول اللہ ﷺ قرآن شریف میں مرقوم ومرسوم ہے۔ اور محی السنۃ اپنی تفسیر میں تصریح کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر کلام ختم ہوتی ہے۔ یعنی جس رسول کے بھیجنے کی حق سبحانہ نے خبر دی ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ حبر امت اور اعلم بتفسیر قرآن سے یہ روایت ہے پھر:'' والذین معه . '' دوسری کلام شروع ہوئی۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر معالم التنزیل کا۔ پس اس آیت کو آنحضرت ﷺ کے سوا کسی دوسرے کے حق میں وارد کرنا قرآن مجید اور تفسیروں کے صریح مخالف ہوتا ہے۔

افسوس اس شخص کی سخت نادانی پر جو اس آیت کو بطور جسمانی حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں اور بطور روحانی اپنے لئے پیشین گوئی بنا رہا ہے اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ اس کی ابتداء میں لفظ ماضی ہے جس سے صریح ثابت ہے کہ وہ رسول ﷺ بھیجا گیا ہے تو اس سے آئندہ میں رسول کا آنا مراد رکھنا قرآن مجید کی تحریف ہے۔ اور پھر اس آیت میں جو لفظ رسول کا ہے تو اس سے اپنے نفس کی مراد رکھنی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ اپنی شرکت ابتدائی ثابت کرنی یہ دعویٰ

رسالت کا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس آیت کے غلبہ موعود کو بوسیلہ حضرت مسیح ظہور میں آنے کا دعویٰ کرنا بموجب قول جمہور مفسرین کے باطل ہے۔ کیونکہ یہ غلبہ سرور عالم ﷺ کے ظہور پر نور سے حاصل ہو گیا اور آپ ﷺ پر نعمت الٰہی تمام ہو چکی۔ جیسا کہ آیت: ''الیوم اکملت۰ '' اس پر شاہد ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ میں اس پر تصریح ہے اور فقیر راقم الحروف کہتا ہے کہ فتح مکہ سے بڑھ کر جو کسی بشر کو نصیب نہیں ہوئی ہے کون سا غلبہ دین اسلام کا ہوگا؟۔ اور بیت اللہ کو بتوں کی پلیدیوں سے پاک کرنے سے کون سا ظہور دین متین مقابل ہو سکے گا؟۔ اور دوسرا قول ضعیف کہ غلبہ وقت نزول حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان سے ہوگا۔ اس پر ہرگز دلیل نہیں بن سکتا کہ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام وغیرہ کے حق میں پیشگوئی ہے اور: ''رسوله'' سے آنحضرت ﷺ کے سوا کوئی اور مراد ہے۔ حاشاوکلا! بلکہ مراد اس قول ضعیف سے یہ ہے کہ حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو شرع محمدی کے تابع ہو کر دین اسلام کی تائید کریں گے۔ تو یہ بھی سرور عالم ﷺ کے ہی غلبہ کی فرع ہوئی۔ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فقہ اکبر کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح حضرت مہدی سے جب اتر کر ملاقاتی ہوں گے تو نماز کی تکبیر ہو چکی ہوگی۔ حضرت مہدی ان کو امامت کے لئے اشارہ کریں گے۔ تب حضرت مسیح امامت نہ کریں گے۔ بایں عذر کہ یہ تکبیر آپ کے لئے ہوئی ہے۔ آپ کی امامت اولیٰ ہے۔ تب حضرت مسیح مقتدی ہوں گے۔ تا کہ ان کی متابعت سرور عالم ﷺ: ''اخوانه وعترته وسلم۰ '' سے ظاہر ہو جائے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے حدیث: ''لوکان موسیٰ حیاً '' میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ یعنی اب اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو اس کو بجز میرے متابعت کے کوئی اور چارہ نہ ہوتا۔ پھر ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ اس اتباع کی وجہ سے ہم نے شرح شفاء وغیرہ میں آیت: '' واذ اخذالله میثاق النبیین۰ '' کے نیچے بیان کی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ اور ایسا ہی عامہ تفاسیر میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ متبوع جمیع انبیاء ہیں۔ بلکہ مواہب لدنیہ ودیگر کتب سیر میں تصریح ہے کہ آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں۔ الغرض آیت: ''ھوالذی ارسل رسوله'' سرور عالم ﷺ کے حق میں ہے۔ کوئی دوسرا اس کا مورد نہیں ہے۔ براہین والے کا دعویٰ سراپا باطل اور جھوٹ ہے۔ پھر یہ دعویٰ اس کا کہ میں آیات وانوار وتو کل وایثار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں اور فطرت میں باہم نہایت متشابہ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل: ''کما مر نقله علی الصدر '' سو یہ دعویٰ بھی مساوات کا ہے۔ مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے۔ جیسا کہ نمونہ کا لفظ اور گویا کلمہ تشبیہ کا مفاد ہے تفسیر اتقان میں منقول ہے کہ گویا یعنی ترجمہ کأنّ کا وہاں مستعمل ہوتا ہے جہاں بہت قوی مشابہت ہو۔ یہاں تک کہ دیکھنے والا مشبہ اور مشبہ بہ میں فرق نہ کر سکے اس لئے بلقیس کے قول سے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ گویا یہ تخت وہی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت اتقان کا۔

اب فقیر کہتا ہے کہ براہین والا اس دعویٰ میں بے شک کاذب ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح تو مادرزاد اندھے' کوڑھی کو تندرست اور مردہ کو بحکم خدا زندہ کر دیتے تھے اور جب انہوں نے کہا کہ تائید دین میں میرا کون مددگار ہے؟ تو حواری بول اٹھے کہ ہم خدا کے دین کے مددگار ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مکرر ارشاد ہے اور براہین والے سے اب تک کوئی ایسا خارق نہیں ہوا۔ اور نہ نصرانی وہنود سے کسی نے اس پر ایمان قبول کیا ہے۔ بلکہ وہ نصرانی جس کے مطبع میں اس نے

تین حصے اپنی کتاب چھپوائی ہے وہ بھی مسلمان نہ ہوا اور اس کی مدد میں اس نے مصروفیت نہ کی۔ باوصفیکہ براہین والے نے کمال تضرع اور خلوص قلب سے جمیع نصاریٰ کے ایمان کے واسطے دعائیں مانگی ہیں اور وہ دعا اخیر میں اس اشتہار کے مدت اڑھائی برس سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ وھو ہذا! بالآخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا ہے: ''اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش۔ بالخصوص قوم انگریز جن کی شائستہ اور مذہب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کی دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی دنیاوی اور اخروی بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ بار خدایا ان کو ہدایت کر اور اپنی روح سے ان کی تائید کر اور ان کو اپنے دین میں وافر حصہ دے اور ان کو اپنی طاقت اور قوت سے اپنی طرف کھینچ تا کہ تیری کتاب اور تیرے رسول علیہ السلام پر ایمان لائیں اور فوج در فوج خدا کے دین میں داخل ہوں۔ آمین ثم آمین و الحمدللہ رب العالمین!'' المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۵

پس یہ دعا جو بکمال حضور باطن براہین والے نے انصاری قوم کے واسطے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قوت اور طاقت سے ان کو دین اسلام میں کھینچے اور وہ فوج در فوج مسلمان ہوں۔ اس رسالہ کی تالیف تک ان سے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر کوئی بھی ایمان نہیں لایا۔ چہ جائیکہ سب انگریز ایمان لاتے اور فوج در فوج مسلمان ہوتے۔ پس صریح ثابت ہوا کہ براہین والے کو حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام اور علیٰ ہذا القیاس فطرتی مشابہت کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام تو بن باپ روح کے پھونکنے سے پیدا ہوئے تھے جس پر قرآن مجید شاہد ہے اور براہین والا حکیم غلام مرتضیٰ قادیانی کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے خود والد سے ایام بلوہ میں حکام وقت کی امداد کا تذکرہ لکھا ہے۔

(براہین حصہ سوم ص الف، خزائن ص ۱۳۸)

پس کیوں کر مشابہ ہو وہ شخص جس کی خلقت ماء مھین سے ہو۔ اس ذات پاک سے جس کو اللہ تعالیٰ آیت للعالمین فرمائے؟ اور یہ جو براہین والے نے اپنی مشابہت کی دلیل میں حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے یوں لکھا ہے کہ وہ تابع دین موسوی تھے اور ان کی انجیل توریت کی شرح تھی اور میں احقر خادمین سید المرسلین سے ہوں۔ سو یہ بھی بالیقین باطل ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام جناب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے تابع دین نہ تھے۔ بلکہ وہ تو اولوالعزم رسولوں سے تھے جن کی شریعت مستقلہ ہوتی ہے اور آپ کی انجیل توریت کی فرع نہ تھی۔ بلکہ انجیل بعض احکام توریت کی ناسخ ہے۔ پہلے دعویٰ کی دلیل یہ ہے جو اخیر سورہ احقاف میں ارشاد ہے کہ: ''صبر کر جیسے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔'' حضرت ابن عباسؓ اولوالعزم کے معنی صاحب حزم لکھتے ہیں اور ضحاک نے صاحب جد و صبر لکھ کر پھر دونوں اولوالعزم کے شمار میں حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام چاروں اصحاب شرائع کا ذکر کر کے پانچویں آنحضرت ﷺ کو شامل ان کے جانتے ہیں۔ پھر صاحب معالم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کر کے اس آیت میں پانچوں کا ذکر کیا ہے۔ جو سورۃ احزاب کے ابتداء میں ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''اور یاد کر جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ مریم کے بیٹے۔'' اور اس آیت سورۃ شوریٰ کی ابتداء میں بھی ان

پانچوں کا ذکر ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''راہ ڈالدی تم کو دین میں وہی جو کہہ دی تھی نوح کو اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور وہ جو کہہ دیا ہم نے ابراھیم کو اور موسیٰ اور عیسیٰ کو۔'' یہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے اور ایسا ہی لکھا ہے۔

اب دوسرے دعوے کی دلیل سنو کہ سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''ہم نے اتاری توریت اس میں ہدایت اور روشنی اس پر حکم کرتے پیغمبر جو فرمانبردار تھے۔ یہود کو اور درویش اور عالم اس واسطے کہ نگہبان ٹھہرائے اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبرداری پر تھے۔ سو تم نہ ڈرو لوگوں سے اور مجھ سے ڈرو اور مت خرید و میری آیتوں پر مول تھوڑا اور جو حکم نہ کرے اللہ کے اتارنے پر۔ سو وہی لوگ ہیں منکر۔'' پھر ایک آیت بعد اس کے شرع عیسوی کی بابت ارشاد ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور پیچھاڑی میں بھیجا ہم نے انہیں کے قدموں پر عیسیٰ مریم کا بیٹا سچ بتاتا توریت کو جو آگے سے تھی اور اس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت اور روشنی اور سچا کرتی اپنی اگلی توریت کو اور راہ بتاتی اور نصیحت ڈر والوں کو اور چاہیے کہ حکم کریں انجیل والے اس پر جو اللہ نے اتارا اس میں اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں بے حکم۔'' اب دونوں قرآنی آیتوں سے صاف ثابت ہے کہ شریعت موسوی وعیسوی دونوں علیحدہ علیحدہ شریعتیں ہیں۔ جو انجیل کو توریت کی فرع بتاتا ہے قرآن مجید اس کو جھٹلاتا ہے۔

پھر سورۃ آل عمران میں حضرت مسیح سے حکایت ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور سچ بتاتا ہوں توریت کو جو مجھ سے پہلے کی ہے اور اسی واسطے کہ حلال کردوں تم کو بعض چیز جو حرام تھی تم پر۔'' یعنی شریعت موسوی میں جو چربی اور مچھلی اور ران کا گوشت اور شنبہ کے دن میں کام کاج کرنا حرام تھا۔ اس کو شرع عیسوی نے حلال کردیا۔ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ شرع عیسوی ناسخ شرع موسوی ہے۔ یہ تفسیر بیضاوی کی عبارت کا ترجمہ ہے اور تفسیر مدارک وجلالین ومعالم وغیرہا میں بھی ایسا ہی تحریر ہے۔ پس قرآن مجید سے بخوبی تکذیب براہین والے کی ہوگئی۔ ثانیاً براہین والے کا یہ دعویٰ کہ میں آنحضرت ﷺ کے احقر خادمین سے ہوں سراسر باطل ہے۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ کے کمالات میں اپنی مساوات کررہا ہے اور آپ ﷺ کی خصوصیات کو جو منصوص قرآن ہیں۔ آپ ﷺ کے غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔

دیکھو فضیلت رسالت جو اللہ تعالیٰ نے آیت: ''ھو الذی ارسل رسولہ۔ '' میں آپ ﷺ کے لئے ہی ثابت فرمائی ہے۔ براہین والے نے اولاً اس کو حضرت مسیح کے حق میں متحقق کیا ہے۔ شاید تالیف قلوب حکام وقت اور ان سے اظہار محبت کے واسطے ایسا کیا ہوگا؟۔ ثانیاً اس رسالت کو اپنے لئے ثابت کرلیا کہ روحانی اور باطنی طور سے مورد اس آیت کا خود بن بیٹھا۔ تاکہ عوام اہل اسلام اس کو رئیس اولیاء اور نمونہ انبیاء جان کر اس کی کتاب کو گراں قیمت سے خریدیں اور غبن فاحش میں پڑیں اور اس کو بہت سے دراہم ودینار حاصل ہوں۔ پس سارا مدار دینار پر ہے۔ جیسا کہ دانشمندوں پر مخفی نہیں اور ہم اس امر کو زیادہ تر وضاحت سے ثابت کردیں گے۔ الحاصل اگلی پچھلی تحریروں سے متحقق ہے کہ براہین والا قرآن مجید کی آیات میں تحریف معنوی کررہا ہے اور اس کو کسی پکے مومن سے بھی مشابہت نہیں چہ جائیکہ ولیوں پر اس کو فضیلت ہو اور نبیوں کا نمونہ بن سکے تو اس کے ایسے دعوؤں سے پناہ بخدا! ولا یزال' اور یہ بھی مخفی نہ ہے کہ اس شخص نے قرآن مجید میں صرف تحریف معنوی ہی نہیں کی۔ بلکہ بہت سی آیات قرآنی میں تحریف لفظی بھی کردی ہے۔ (جاری ہے!)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

کشتی نوح میں مرزا غلام احمد قادیانی کے چار جھوٹ

کشتی نوح کے صفحہ۵خزائن ج۱۹ص۵ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتا ہے کہ:

''اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔''

حاشیہ خزائن ج۱۹ص۵ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:''مسیح موعود کے وقت طاعون کا پڑنا بائبل کی کتابوں میں موجود ہے۔''(ذکریا۱۴/۱۲۵ انجیل متی ص۲۴‘۸ مکاشفات۲۲/۸)

پہلا جھوٹ

قرآن شریف میں یہ کسی جگہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ اگر کوئی مرزائی قرآن شریف میں سے دکھادے تو مرزا قادیانی کا کہنا سچا۔ ورنہ زبان سے اتنا تو اس کو کہنا چاہئے کہ:''لعنت اللہ علی الکاذبین۔''

دوسرا جھوٹ

کتاب ذکریا نبی کے باب۱۴ آیت۱۲ میں یہ ہرگز نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی۔ بلکہ اس میں تو ان لوگوں پر مری پڑنے کا ذکر ہے جو یروشلم پر چڑھ آئیں گے۔ ہو اہذا:

''اور وہ مری کہ جس سے خداوند ساری قوموں کو جو لڑنے کو یروشلم پر چڑھ آویں مارے گا۔ سو یہ ان کا گوشت جس وقت وے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے۔ فنا ہو جائے گا۔''(ذکریا باب۱۴ آیت۱۲)

ڈبل جھوٹ

انجیل متی باب۲۴ آیت۸ میں یہ نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ اس کے برعکس اس میں لکھا ہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آئیں گے تب مری پڑے گی اور بھونچال آئیں گے۔ دیکھو غور سے دیکھو انجیل متی باب۲۴ آیت۱۳!

''جب وہ زیتون کے پہاڑوں پر بیٹھا تھا۔ اس کے شاگرد الگ اس کے پاس آئے اور بولے کہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور دنیا کے آخر کا نشان کیا ہے۔(۴)اور یسوع نے جواب دے کے انہیں کہا خبردار رہو کہ کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔(۵) کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔(۶)اور پھر

تم لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبراؤ مت۔ کیونکہ ان سب باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے۔ پر اب تک آخر نہیں۔ (۷) کیونکہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھیں گے اور کال اور وبائیں اور جگہ جگہ زلزلے ہوں گے۔ (۸) پھر یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہیں۔ متی باب ۲۴ آیت ۲۳ تب اگر کوئی کہے دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں تو یقین مت لاؤ۔ (۲۴) کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے اور بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔ (۲۵) دیکھو میں تمہیں پہلے سے کہہ چکا ہوں۔ (۲۶) پس اگر وہ تمہیں کہیں دیکھو وہ جنگل میں ہے تو باہر مت جاؤ۔ دیکھو وہ کوٹھری میں ہے تو مت باور کرو۔ (۲۷) کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندھتی اور پچھم تک چمکتی ہے ویسے ہی انسان کے بیٹے کا آنا ہوگا۔''

آئے مرزائیو! ایمان سے کہو کہ انجیل متی میں طاعون اور زلزلوں کا ہونا مسیح موعود صادق کی علامت لکھی ہے یا مسیح کاذب کی؟۔

چوتھا جھوٹ

مکاشفات یوحنا باب ۲۲ آیت ۸ میں یہ ہرگز نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔

''اور مجھ یوحنا نے ان چیزوں کو دیکھا اور سنا۔ اور جب میں نے دیکھا اور سنا تھا تب اس فرشتے کے پاؤں پر جس نے مجھے یہ چیزیں دکھائیں سجدہ کرنے کو گرا۔''

آئے مرزئیو! تمہیں خدا سے ڈر کر سچ ہی کہو کہ طاعون اور زلزلے مسیح موعود کی علامات ہیں یا مسیح کاذب کی۔ کیا تم میں سے کوئی حق کا طالب یا راست گو یا صاحب تحقیق بھی ہے یا سب اندھوں کی طرح ہیں کہ جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھ دیا یا جو کہہ دیا ہے وہی سچ ہے۔

افسوس! ہے ایسے شخصوں کی عقل اور حالت پر جو حق اور باطل میں دیدہ دانستہ تمیز نہیں کرتے۔ اور ڈبل افسوس ہے ایسے لوگوں کی دلیری پر جو دیدہ ودانستہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے جھوٹ تحریر کریں۔ جیسے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کشتی نوح میں لکھ دیا کہ قرآن شریف میں اور ذکریا نبی کی کتاب ۱۴/۱۲ میں اور انجیل متی ۲۴/۸ میں اور مکاشفات یوحنا ۲۲/۸ میں لکھا ہے کہ مسیح کے وقت میں طاعون پڑے گی۔ حالانکہ کسی میں ایسا نہیں لکھا۔ بلکہ انجیل متی میں تو یہ صاف لکھا ہوا ہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے تب طاعون پڑے گی اور زلزلے آئیں گے۔

پس بشہادت انجیل متی صاف صاف آفتاب نیمروز کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی باطلہ کے باعث طاعون پڑی اور زلزلے آئے ہیں:

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

☆..................☆

مولانا اشفاق علی حقانی

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

جن لوگوں نے حضرت مولانا عبدالحق مرحوم کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا انہیں کیسے بتلائیں کہ مرحوم ایمان واستقامت‘ علم وعمل‘ تواضع وتقدس‘ شفقت ورحمت‘ زیبائی ورعنائی اور نور نکہت کی کتنی دلکش تصویر تھے۔ حق یہ ہے کہ زبان وبیان کا کوئی اسلوب مولانا جیسی متاع یوسفی کی صحیح تصویر کشی نہیں کرسکتا۔

قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ مہتمم وبانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کو اس دنیا سے رحلت فرمائے ہوئے پندرہ برس بیت چکے ہیں۔ ان کی وفات 24 محرم الحرام 1409 ہجری بمطابق 7 ستمبر 1988ء بروز بدھ دوپہر پونے دو بجے کے قریب خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں دل کا دورہ پڑنے سے واقع ہوئی۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) حضرت کا تاریخی جنازہ اور تدفین 8 ستمبر بروز جمعرات کو صبح دس تا ساڑھے بارہ بجے تک ہوئی۔ آپ کے لاکھوں معتقدین نے اس موقع پر اشکبار آنکھوں سے آسمان کی فضاؤں میں ہزاروں ابابیل پرندوں کو جنازہ کے جلوس اور حضرت کے جسد مبارک پر سایہ کئے ہوئے ماتم بپا دیکھا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی پیدائش 7 محرم الحرام 1330 ہجری بمطابق 1912ء یا 1914ء کو ہوئی۔ شجرہ نسب یوں ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق بن اخونزادہ الحاج حضرت مولانا محمد معروف گلؒ ابن اخونزادہ الحاج حضرت مولانا میر آفتابؒ ابن اخونزادہ حضرت مولانا عبدالحمیدؒ ابن اخونزادہ حضرت مولانا عبدالرحیم اخوخیلؒ ابن اخونزادہ حضرت مولانا عبدالواحد اخوخیلؒ۔

آپ کا خاندان صاحب علم وفضل خاندان ہے جو صدیوں سے ممتاز علمائے حق مجاہدین پر مشتمل چلا آرہا ہے۔ اخون عربی میں علامہ اور زمانہ قدیم میں پی ایچ ڈی ڈاکٹر کو کہتے تھے۔ یہ لقب وسط ایشیا‘ ایران‘ افغانستان اور مغربی ترکستان اور برصغیر پاک وہند میں دینی پیشواؤں‘ مفتیوں اور بلند پایہ کے علماء کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث ضلع نوشہرہ علاقہ خٹک کے مرکزی قصبہ اکوڑہ خٹک میں محلہ باغبانان کے اپنے قدیم اجدادی مکان میں علاقہ کے مشہور تجارت پیشہ اور زمیندار عالم شخصیت اخونزادہ الحاج حضرت مولانا محمد معروف گلؒ ابن اخونزادہ الحاج حضرت مولانا میر آفتابؒ کے گھر ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ خطہ اکوڑہ خٹک ایک ایسے گوہر نایاب کے آباؤاجداد (اور بذات خود حضرت شیخ الحدیث مدفون جامعہ حقانیہ) کے اجسام مقدسہ کا مسکن ومولد اور آخری آرام گاہ مبارکہ ہے جن کے درخشاں کارناموں کی تاریخ دعوت وعزیمت صدیوں پر محیط ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے یہ بزرگان اور اکابرین پانچویں صدی ہجری میں افغانستان سے سلطان محمود غزنویؒ سلطان شہاب الدین

غوریؒ پھر احمد شاہ ابدالیؒ (بحکم امام انقلاب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) کی مجاہد افواج کے ہمراہ برصغیر پاک و ہند (ہندوستان) کے جہادی غرض سے یہاں تشریف لائے تھے۔ ابتداء میں غزنی' غوزہ' مرغی نامی علاقہ سے جو یوسف زئی' خٹک اور دیگر مختلف افغان قبائل اقوام کی اصل آماجگاہ تھی۔ رہبر طریقت قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے جدالاجداد اور اخوندزادہ حضرت مولانا عبدالحمیدؒ کے والد گرامی اور خاندان اخوندزادگان صاحبان کے (بزرگ) حضرت مولانا اخوندزادہ عبدالرحیمؒ کے آباؤ اجداد (سوترہ' کرک' علاقہ خٹک) میں قیام پذیر رہے۔ بعد میں دیگر پشتون قبیلوں کے ساتھ حضرت مولانا اخوندزادہ عبدالرحیمؒ اپنے خاندان کے ہمراہ 1174 ہجری بمطابق 1761ء اٹھارویں صدی عیسوی 1800ء کے زمانے میں یا 96/1090 ہجری مطابق 87/1581ء یا ابتدائے اکوڑہ میں علاقہ خٹک کے مرکزی' علمی' ادبی اور روحانی مقام سرائے ملک پورہ اکوڑہ خٹک میں تبلیغ دین کے سلسلے میں شاہجہانی دور کے مشہور بزرگ شیخ ارغ الدین سلجوقیؒ المعروف اخوند دین باباؒ (استاد شیخ رحمکار حضرت کاکا صاحبؒ) کے مزار کے قریب آباد ہوئے۔ تاریخ پاکستان گواہ ہے کہ حضرت اخوندزادہؒ کی اولاد بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے اولاد و احفاد نے شروع دن سے آج تک اسلامی انقلابی' جہادی' روحانی' تعمیری' تعلیمی' فلاحی' علمی و ادبی' پارلیمانی و سیاسی اپنے آباؤ اجداد کی طرح بڑے بڑے حکومتی مناصب اور وزارتیں ٹھکرادی اور اپنے کئی بڑے بڑے سیاسی حریفوں کو شکست فاش دی۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے فلسفوں کے تسلسل کی بے نظیر مثال دارالعلوم حقانیہ ہے۔ ہندوستان کے ممتاز عالم دین مصنف و مورخ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے بقول آج دارالعلوم حقانیہ قافلہ ولی اللہی حضرت سید احمد بریلویؒ حضرت سید اسماعیل شہیدؒ کے خون سے سینچا ہوا گلستان ہے۔ حق و باطل کی پہلی تاریخی جنگ اکوڑہ 20 جمادی الاولیٰ 1242 ہجری بمطابق دسمبر 1822ء جنگ شیدو 12 جمادی الاخرہ 1242 ہجری میں (شہدائے بالاکوٹ) کا مرکز یہی میدان رہا اور آج ایک بار پھر حضرت شیخ الحدیث کے شاگردوں نے روسی استعمار اور کمیونزم کو شکست فاش دینے کے بعد صیہونی استعمار کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شکست فاش دینے کا عزم کر رکھا ہے۔ انشاء اللہ گلشن حقانیہ کی ان خدمات کا یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔

عالم اسلام کی اس عظیم الشان اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی ابتداء حضرت شیخ الحدیث کی آبائی مسجد (مسجد قدیم مولانا عبدالحق حقانی) سے ہوئی۔ قیام پاکستان کے آغاز میں محلہ ککے زئی اکوڑہ خٹک میں ایک چھوٹی سی پکی مسجد (تاسیسی مرکز) میں تعلیمات اسلامیہ کا مبارک آغاز شیخ الحدیث نے اپنے دست مبارک سے ذیعقدہ 1366 ہجری بمطابق ستمبر 1947ء میں کیا اور اس مدرسہ میں تعلیمات نبوی کا سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رکھا۔ بقول حضرت شیخ الحدیث میں نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے اسلاف کے طریقہ کے مطابق ایک استاد محمود اور اکلوتے شاگرد محمود کی طرح مدرسہ حقانیہ کی بنیاد توکل اور للّٰہیت پر رکھی۔ دیوبند کے اسلاف کی طرز پر مسجد میں موجود شہتوت کے درخت کے سایہ تلے اور کبھی مسجد کے کچے برآمدے سے دارالحدیث کا کام لیتے

رہے۔ آغاز میں مدرسہ کے اکثر اخراجات حضرت کے والد گرامی اخوندزادہ الحاج حضرت مولانا محمد معروف گل صاحبؒ جو کہ علاقہ کے تجارت پیشہ اور زمیندار عالم دین شخصیت تھے اور مجاہد اعظم حضرت حاجی ترنگزئی باباجیؒ کے ہمراہ انگریز کے خلاف مشہور تحریک میں معاون تھے نے اپنے ذاتی اخراجات سے اٹھائے۔ صدیوں سے قائم یہ مسجد تصوف' روحانیت اور قال اللہ اور قال رسول اللہ کے فروغ کے ساتھ ساتھ تحریکات اسلامیہ اور انقلابات اور جہاد کا بنیادی مرکز رہی۔ خصوصاً قصبہ اکوڑہ وعلاقہ نوشہرہ اور سرحد کی غیور اقوام پاکستان و عالم اسلام اور دنیا بھر کے مسلمانوں نے حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کا آخر دم تک بھرپور ساتھ دیا۔

حضرت شیخ الحدیث نے بھی بغیر کسی دنیاوی نمود ونمائش اور فائدے کے بارہا بحیثیت ممبر قومی اسمبلی اور اپنے فرزند سینئر مولانا سمیع الحق کے ہمراہ دارالعلوم حقانیہ کی عظیم تعمیر وترقی اور افغانستان کی سابقہ اسلامی حکومت قائم کرنے کے علاوہ اپنے ضلع نوشہرہ کے عوام کی ہر ممکن خدمت کی۔ اپنے حلقہ انتخاب میں کروڑوں روپوں کے حکومتی ترقیاتی منصوبوں کا تعمیری جال بھی آپ نے اور آپ کی اولاد نے اپنے اپنے ادوار میں بچھایا۔ جس سے آج بھی حلقہ کے لوگ فلاح وبہبود کا کام لے رہے ہیں۔ آپ کے شاگردوں نے ملک اور بیرون ملک کے علاوہ ضلع نوشہرہ کے کونے کونے میں قرآن وحدیث کی تبلیغ اور دینی تعلیمات کے ذریعے علم کی روشنی دیندار عوام کے دلوں تک پہنچادی۔

بالآخر 1954ء میں مدرسہ حقانیہ مسجد حقانی سے مستقلاً جی ٹی روڈ شاہرہ پاکستان پر وسیع وعریض رقبہ میں منتقل ہوگیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس درخت کا سایہ ایک عظیم الشان بلند وبالا شجرہ سایہ دار جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں تبدیل ہوگیا اور اس کے برگ وبار وتازگی وشگفتگی نے ایک عالم کو نہ صرف چھاؤں بخشی بلکہ اس کے اردگرد جمع ہونے والوں کو نئی منزلوں سے نہ صرف آشنا کیا بلکہ اور نئی رفعتوں پر پہنچادیا۔ اگر دارالعلوم دیوبند نے ہندوستان میں انگریزی استعماری قوتوں کے خلاف تحریک آزادی کا علم جہاد بلند کیا تو اسی کے ایک ہونہار فرزند دارالعلوم حقانیہ نے ہمیشہ پاکستان میں لادینی قوتوں اور خصوصاً افغانستان میں سرخ سامراج روس کو شکست فاش دے کر اسلام کے پرچم کو سربلند رکھنے کا خصوصی اعزاز حاصل کیا۔ جامعہ حقانیہ جسے اکابرین دیوبند نے دیوبند ثانی کا خطاب دیا جو کہ آج موجودہ مقام پر ایک عظیم الشان اسلامی یونیورسٹی کی صورت میں حضرت کے تقویٰ اور اخلاص کی یادگار اور ملت کی نئی نسلوں کو فیضیاب کرنے کی خاطر مستحکم بنیادوں پر قائم ودائم ہے۔ حضرت شیخ الحدیث کے شیخ ومربی (اور بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ کے روحانی فرزند اور جانشین) شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے 1937ء میں دینی اور عصری علوم کے مشترکہ مدرسہ تعلیم القرآن اسکول (اب حقانیہ ہائی سکول واقع حقانیہ) کا افتتاح بھی مسجد قدیم میں فرمایا۔ بعد میں دارالعلوم حقانیہ میں واقع اسی اسکول کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ نے 20اکتوبر 1958ء کو اپنے دست مبارک سے رکھا۔ حضرت شیخ الحدیث کا تاریخی ذاتی مکان بھی اس مسجد کی پشت پر واقع ہے۔ جہاں ان پر کتبے نصب ہیں۔ حضرت کے والد اور آباؤ اجداد کا مقبرہ آپ کے اجدادی رشتہ داروں (محلہ اخوندزادگان/اخوندخیل) کے ساتھ اکوڑہ خٹک کے قدیم ترین قبرستان میں واقع ہے۔ جن کے سرہانے ناموں

اور تاریخ خاندان حقانی کے کتبے نصب ہیں۔ حضرت کی اولاد بھی جامعہ حقانیہ کے قرب وجوار میں آباد ہے۔ حضرت کی ولادت باسعادت محلہ باغبانان میں اپنے جس قدیم اجدادی مکان میں ہوئی تھی اس کے سامنے اب بھی ایک چھوٹی مسجد عثمانیہ آباد ہے۔ جس پر آپ کے مقام پیدائش کا کتبہ نصب ہے۔

آپ کی جدائی کے بعد بھی ان پندرہ برسوں میں حضرت شیخ الحدیث کے فیوضات وبرکات جامعہ حقانیہ سے نکلی ہوئی تحریکوں پر بدرجہ اتم مرتب ہورہے ہیں۔ گوکہ انقلاب زمانہ نشیب وفراز کو بدل رہے ہیں لیکن پھر بھی ماضی میں جامعہ حقانیہ کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کے روس کے خلاف سابقہ افغان جہاد میں مصروف العمل شاگردوں کی ایک عظیم قوت طلباء کرام اور مجاہدین اسلام امارات اسلامی افغانستان کی مضبوط اور مستحکم بنیاد قائم کرنے میں جہد مسلسل سے بالآخر کامیابی وکامرانی سے فیضاب ہوئی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ نے اپنی روحانی اولاد کو زندگی بھر بے پناہ دعاؤں سے نوازا تھا۔ پاکستان اور افغانستان بلکہ پورے عالم اسلام میں اسلامی نظام کے نفاذ اور انقلاب برپا کرنے کا درس دیا تھا۔ آج وہی وعظ ونصیحت اور دعائے نیم شبی رنگ دکھارہی ہے۔ شیخ القرآن والحدیث دارالحدیث ہال میں صحاح ستہ کی بابرکت اور متبرک کتب بخاری وترمذی شریف کی دروس ابواب الجہاد اور ملک بھر میں کی گئی تقاریر کے دوران اکثر فرمایا کرتے تھے کہ انشاء اللہ بہت جلد پاکستان اور افغانستان میں ان دینی مدارس کے وظائف پر گزراوقات کرنے والے بے سروسامانی کی زندگی گزارنے اور دنیا کے عیش وعشرت کو ٹھکراتے والے منبر ومحراب کے بوریا نشین علماء وطلباء کرام کی بے مثال اسلامی حکومت قائم ہوکر رہے گی۔ جس کے ساتھ ہی اس کے جغرافیائی اثرات سے خصوصاً پاکستان وسط ایشیاء اور پورے خطہ میں اسلامی انقلاب کی تحریک زور پکڑے گی۔ چیچنیا' داغستان' تاجکستان اور ازبکستان میں اسلامی تحریکوں کی احیاء اس کی زندہ مثال ہیں۔

عالم اسلام کے خلاف 11 ستمبر کی سازش سے اسلامی تحریکوں کو وقتی طور پر نقصان تو ضرور پہنچا۔ لیکن اس واقعہ نے عالم اسلام کے درددل رکھنے والے مسلمانوں کو متحد اور متفق رہنے کا درس عبرت ضرور دیا ہے۔

پاکستان بننے کے ساتھ ہی پارلیمنٹ میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیت علمائے اسلام کے پرچم نبوی کے سایہ تلے برسرپیکار رہنے والے عظیم پارلیمنٹرین اور ملک وملت کے روحانی بزرگ وپیشوا حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ گو اب ہماری نظروں کے سامنے موجود نہیں۔ لیکن ایک ولی اللہ' ملنسار مرد درویش کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات حق اور اقوال زریں پورے عالم کی نگاہوں کے سامنے زندہ جاوید تصویر کی صورت میں ایک عظیم مثال بنے ہوئے ہیں۔ پوری دنیا بالخصوص اسلامی ممالک میں تحریکات اسلامیہ زور پکڑ رہی ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث کثرت سے فرمایا کرتے تھے کہ روس کے بعد انشاء اللہ! اللہ رب العزت ان خاک نشین جنود اللہ علمائے حق' طلبہ حق کے ہاتھوں صیہونی اور لادینی قوتوں کو پاش پاش کردے گا۔ الحمدللہ! یہاں دارالعلوم حقانیہ کی عظیم خدمات کا سلسلہ روز بروز پھیلتا چلا جارہا ہے اور پوری دنیا اس بات کی معترف ہوچکی ہے کہ اس دینی تعلیمی درس گاہ نے ایک بڑا انقلاب برپا کردیا ہے۔ یہ انقلاب تعلیمی' دینی' تربیتی' دعوتی' سیاسی اور دیگر شعبوں میں کامیاب رہا ہے۔

مولانا مفتی محمد جمیل خان

بائیسویں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی مفصل رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی اجازت ودعا سے ہوا۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحیم' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد امجد خان' مولانا عبدالحمید لونڈ' مولانا اللہ وسایا' قاری کامران احمد' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا عبدالغفار تونسوی' شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف' قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا فضل علی وزیر تعلیم صوبہ سرحد' مولانا محمد رفیق جامی' مولانا ضیاءُ الدین آزاد' مولانا حسین احمد' مولانا محمد علی صدیقی' قاضی احسان احمد' مولانا عبدالوحید قاسمی' مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اعجاز' مولانا ضیاءُ اللہ شاہ' علامہ ابتسام الٰہی ظہیر اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کی جانب سے آئین کو علانیہ طور پر تسلیم نہ کرنے اور قانون کی واضح طور پر خلاف ورزی کرنے کے باوجود حکمران طبقے کی قادیانیت نوازی اور قادیانی گروہ کی بے جا حمایت ناقابل فہم ہے اور ان کی بے حمیتی کی وجہ سے کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کی تقرری سے ملکی استحکام خطرے میں پڑ گیا ہے اور ملکی راز دشمنوں تک پہنچنے آسان ہوگئے ہیں۔ فوج کے اہم شعبوں' سی پی آر' انٹیلی جنس' وزارت داخلہ' وزارت خارجہ' وزارت خزانہ' پی آئی اے' محکمہ اوقاف اور دیگر محکموں میں قادیانیوں کی تقرری آئین پاکستان کی واضح خلاف ورزی ہے۔ فوری طور پر ان عہدوں سے قادیانیوں کی برطرفی کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ حق بجانب ہے۔ حکومت کے لئے اس مطالبے کو قبول کر کے پاکستان کو خطرات سے بچانا ضروری ہے۔ قادیانیوں کی جانب سے جگہ جگہ توہین رسالت کا ارتکاب' مساجد کی شکل میں اپنی عبادت گاہوں کی تعمیر اور اپنے سینوں اور مکانات پر کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کا مقصد مسلمانوں کو مشتعل کرنا ہے۔ اس کی روک تھام نہ کی گئی تو مسلمان خود اس کو روکنے پر مجبور ہوں گے' جس کی وجہ سے حالات کے بگڑنے کی ذمہ داری حکومت پر

ہوگی۔ علمائے کرام نے کہا کہ آج قادیانی‘ عیسائیوں اور یہودیوں کی سرپرستی میں این جی اوز کی طرز پر اسکولوں اور کالجوں اور رفاہی اداروں کے نام پر اپنی غیر اسلامی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پسماندہ علاقوں میں ہسپتالوں اور علاج کے نام پر امت مسلمہ کا رشتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے توڑنے کی کوشش کررہے ہیں۔ سر ظفر اللہ قادیانی سے لے کر آج تک قادیانی کلیدی عہدوں کے ذریعہ اپنے تبلیغی مشن کو چلا رہے ہیں۔ موجودہ حکمرانوں نے قادیانیت نوازی میں پچھلی ساری کسریں نکال دی ہیں اور آج ہر جگہ قادیانی پر پرزے نکال رہے ہیں۔ فوری طور پر اس کا راستہ روکا جائے بصورت دیگر علمائے کرام مجبور ہوں گے کہ وہ قادیانیت کا راستہ روکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے قربانیاں دینا مسلمانوں کے لئے سعادت کی بات ہے۔ اس سلسلے میں کوئی مسلمان کسی قسم کی غفلت کے لئے تیار نہیں۔ ماضی میں جب بھی فوج نے حکومت پر قبضہ کیا اور آئین کو معطل کیا تو قادیانیوں نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اعلان شروع کردیا کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم ختم ہوگئیں جس کے بعد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات پر فوجی حکمرانوں کو قادیانیت سے متعلق ترامیم کو عبوری آئین میں تحفظ دینا پڑا۔ موجودہ حکمرانوں کے ابتدائی زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ مسلمانوں کے بھرپور احتجاج کے بعد قادیانیت سے متعلق ترامیم‘ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو عبوری آئین کا حصہ بنایا گیا تاکہ قادیانیوں کے عزائم ناکام ہوں لیکن قادیانی چور دروازے سے مختلف کلیدی عہدوں پر فائز ہوکر قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اس لئے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ پوری دنیا میں آج این جی اوز کے ذریعہ کفر کا سیلاب پھیلایا جارہا ہے۔ امداد اور تعاون کے نام پر مغربی تہذیب مسلط کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ قادیانی گروہ اس سلسلے میں مغرب اور امریکہ کا آلہ کار ہے۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر قادیانی دھوکہ اور فریب کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے یورپی ممالک‘ افریقی ممالک اور پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کیا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے امام مہدی‘ مجدد‘ مسیح موعود‘ ظلی اور بروزی نبی سے ہوتے ہوئے دعویٰ نبوت کیا تو علمائے کرام نے پہلے مرزا غلام احمد

قادیانی کو ان کفریہ عقائد سے توبہ کرنے کی تلقین کی مگر ان کفریہ عقائد پر مرزا غلام احمد قادیانی کے اصرار کے بعد علمائے کرام نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ جاری کیا' جس پر امت مسلمہ کے تمام علمائے کرام کا اجماع ہوا۔ ۱۹۰۷ء سے لے کر اب تک علمائے کرام بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے بچانے کے لئے ہر پلیٹ فارم پر جدوجہد کر رہے ہیں۔ قادیانی' مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے ''خاتم النبیین'' کے مفہوم کو بدلنے کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیامت سے قبل تشریف آوری اور امام مہدیؒ کی آمد کے سلسلے میں متذبذب کرتے ہیں حالانکہ قرآن کی واضح آیات اور احادیث نبویہؐ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی نشانیاں اور امام مہدی علیہ الرضوان کی علامات کا تذکرہ موجود ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ان عقائد کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ گمراہی سے بچ سکیں۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت وہ ناسور ہے جس نے ہمیشہ مسلمانوں کے اتفاق واتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی۔ نوجوانوں کو غلط مباحث میں الجھا کر قادیانیت کے دام فریب میں جکڑنے کی کوشش کی۔ مگر علمائے کرام نے ہمیشہ ہر باطل فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور انہیں گمراہ ہونے سے بچایا۔ آج کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسران مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم ان پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی غیر اسلامی سرگرمیوں سے باز آجائیں ورنہ ان کا ناطقہ بند کردیا جائے گا۔

قادیانیت نواز حکومت کا اقتدار میں رہنا ملکی استحکام اور سالمیت کے خلاف ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک قادیانی گروہ اور اس کے سرکردہ افراد پاکستان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ امریکا اور مغرب کی ایما پر قادیانیوں کا مختلف حساس محکموں میں کلیدی آسامیوں پر تقرر مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے۔ پاکستان میں این جی اوز کی آڑ میں قادیانیت' یہودیت اور عیسائیت کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ توہین رسالت کے قانون کو عملاً غیر مؤثر بنادیا گیا ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر حکومت نے عمل درآمد نہ کرایا تو مسلمان خود قادیانیوں کی جانب سے توہین رسالت کے جرائم کے ارتکاب کو روکنے کے لئے میدان میں اتریں گے۔ قادیانیوں کے حوالے سے مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں تحریک چلانے سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے اسلام کے قائد اور متحدہ مجلس عمل کے سیکریٹری

جنرل مولانا فضل الرحمٰن نے چناب نگر میں ختم نبوت کانفرنس کی اختتامی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔
کانفرنس کی اس اختتامی نشست کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی جبکہ نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی، قاضی حسین احمد اور متحدہ مجلس عمل کے دیگر رہنماؤں نے صدر پاکستان جنرل مشرف کو واضح طور پر بتایا کہ انٹیلی جنس بیورو، پی آئی اے، سی بی آر، محکمہ تعلیم، محکمہ اوقاف اور افواج پاکستان کے حساس اداروں میں قادیانیوں کا تقرر کیا جارہا ہے جو کہ آئین پاکستان کے خلاف اور ملکی سلامتی کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ انٹیلی جنس کی غلط رپورٹوں کی بنیاد پر مدارس میں چھاپے مارے جارہے ہیں اور علمائے کرام کو ہراساں کیا جارہا ہے۔ قادیانی گروہ اسلام دشمنی اور ملکی دشمنی میں اخلاقیات کی تمام حدود پھلانگ چکا ہے۔ ان محکموں میں مسلمان افسران کو تنگ کیا جارہا ہے۔ فوری طور پر ان محکموں سے قادیانی افسران کو فارغ کیا جائے تاکہ ملکی راز محفوظ رہ سکیں۔ مگر تا حال اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے حالات بگڑنے کا اندیشہ ہے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اپنے مطالبات کی منظوری کے سلسلے میں تحریک چلانے سے گریز نہیں کرے گی۔

حافظ حسین احمد ڈپٹی پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے سامنے بارہا قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور غیر اسلامی سرگرمیوں کی نشاندہی کی گئی مگر حکومت ان سرگرمیوں کو روکنے کے بجائے مسلمانوں کے ردعمل کو دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ توہین رسالت کے قانون کو عملاً غیر مؤثر بنانے کے وجہ سے توہین رسالت کے جرائم میں اضافہ ہوگیا ہے اور جب ان جرائم کی وجہ سے مسلمان توہین رسالت کے قانون کو حرکت میں لانے کا مطالبہ کرتے ہیں تو امریکہ اور مغرب، پاکستان کے خلاف غلط اور بے بنیاد رپورٹیں شائع کر کے ملک پر پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم ہر قسم کی پابندیاں برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مغربی ممالک اور پاکستانی حکومت کی جانب سے علمائے کرام کی کردارکشی کی کوشش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے جرمنی میں قادیانی گروہ کے بااثر افراد شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد مظفر کی اپنے خاندانوں سمیت اسلام قبول کرنے کی داستان

سناتے ہوئے کہا کہ مختلف مناظروں میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد واضح ہونے کی وجہ سے قادیانیوں کی قبول اسلام کی طرف رغبت میں اضافہ ہورہا ہے اور مختلف مقامات پر قادیانی علانیہ طور پر اسلام قبول کررہے ہیں۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عطاء المومن شاہ بخاری‘ مولانا امیر حسین گیلانی‘ مولانا خان محمد قادری‘ قاضی محمد ارشد الحسینی‘ ملک شیر‘ صاحبزادہ عزیز احمد‘ مولانا اللہ وسایا‘ طارق حفیظ جالندھری‘ قاضی بشیر احمد‘ مولانا عبدالشکور‘ مولانا محمد مراد ہالیجوی‘ قاری سعید احمد‘ مولانا محمد اشرف ہمدانی‘ مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا محمد شریف مچن آبادی‘ مولانا بشیر احمد شاد‘ صاحبزادہ سعید احمد‘ مفتی محمد طیب‘ مولانا عبدالخبیر صاحبزادہ خلیل احمد‘ علامہ ابتسام الٰہی ظہیر‘ مولانا منظور احمد الحسینی‘ مفتی عبدالقیوم دین پوری‘ قاری مصباح الاسلام‘ قاری معاویہ محمود‘ صاحبزادہ طارق محمود‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا غلام مصطفیٰ‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا محمد علی صدیقی‘ ڈاکٹر دین محمد فریدی‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا فقیر اللہ اختر‘ مولانا امام الدین‘ قاری بشیر احمد‘ علامہ احمد میاں حمادی‘ مولانا عبدالغفور‘ مولانا محمد ایوب‘ مفتی سہیل احمد‘ مولانا احمد علی‘ مولانا فخر الزماں‘ مولانا نورالحق نور‘ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ ۱۸۸۹ء سے لے کر اب تک قادیانی گروہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ مسلمانوں کے عقائد سے لے کر دنیوی معاملات تک ہر مرحلہ میں قادیانی گروہ مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ افغانستان اور عراق کے سقوط پر قادیانیوں نے جشن منائے۔ امریکہ اور مغرب پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈے میں مصروف ہے جبکہ قادیانی ملک بھر میں توہین رسالت کے جرائم کے ذریعہ پاکستان کی ساکھ کو خراب کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ علانیہ طور پر آئین کو تسلیم نہیں کرتے اور آئین اور قانون کی خلاف ورزیوں کے ذریعہ ملک کے امن وامان کو سبوتاژ کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ قادیانی نوکریوں کے لالچ اور امدادی کام کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ حکومت کی مروّت کی وجہ سے قادیانیوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ ایسی صورت حال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جلسوں‘ کانفرنسوں اور دیگر عوامی اجتماعات کے ذریعے مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے بچانے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ بعدازاں امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دعا پر کانفرنس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منظور کردہ قراردادیں:

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ قادیانی گروہ علانیہ طور پر آئین کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے اور قادیانی کھلم کھلا قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہوئے اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کی شکل میں بنائے ہوئے ہیں' اپنے گھروں اور سینوں پر کلمہ طیبہ آویزاں کر کے وہ کلمہ طیبہ کی توہین کرتے ہیں اور اپنے آپ کو غلط طور پر مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ اس لئے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے کی بنا پر اقلیتوں کے حقوق سے انہیں محروم کیا جائے اور ان کو انتظامی احکامات کی روشنی میں آئین اور قانون کو تسلیم کرنے پر مجبور کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس اندرون ملک اور بیرون ملک قادیانیوں کی غیر اسلامی اور تبلیغی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی ان غیر اسلامی اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈا کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے سربراہ مرزا مسرور پر پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے کے جرم میں غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

☆...... یہ اجتماع موجودہ حکومت کی قادیانیوں کے ساتھ مروّت برتنے اور انہیں کلیدی آسامیوں پر فائز کرنے کے عمل کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اس پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ سی بی آر' انٹیلی جنس بیورو سندھ' پی آئی اے' محکمہ اوقاف اور فوج کے حساس شعبوں سے قادیانیوں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس قادیانیوں' عیسائیوں' یہودیوں سمیت دیگر غیر مسلم قوتوں کی جانب سے این جی اوز کے ذریعہ امداد کے نام پر غیر اسلامی تہذیب مسلط کرنے اور این جی اوز کے افسران کے ذریعہ ارتداد پھیلانے کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ این جی اوز کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ آفت زدہ مسلمانوں کی امداد کا کام مسلمان خود کریں اور ان کو کافروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں۔

☆...... یہ اجتماع امریکہ اور مغرب کی جانب سے قادیانیوں کی حمایت کرنے کو دینی امور میں مداخلت تصور کرتے ہوئے قادیانیوں سے امتیازی سلوک کے حوالے سے غلط رپورٹوں کی اشاعت پر مذمت کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی حمایت چھوڑ دیں' کیونکہ قادیانی صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی باغی نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین کے بھی مرتکب ہوتے ہیں۔

☆...... یہ اجتماع جرمنی میں قادیانیت سے توبہ کرنے والے شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد مظفر کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے اپیل کرتا ہے کہ وہ قادیانیت کو چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لے لیں۔

☆...... یہ اجتماع صوبہ سرحد کی حکومت کو نفاذ شریعت بل کی منظوری پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے اس بل کی حمایت کرتا ہے اور وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اکرم درانی کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ انہوں نے جمعیت علمائے اسلام کے منشور کے مطابق وعدہ کو پورا کیا اور متحدہ مجلس عمل کے رہنماؤں علامہ شاہ احمد نورانی' مولانا فضل الرحمٰن' قاضی حسین احمد وغیرہ کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلاتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی' صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف اور اراکین اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوری طور پر شریعت نافذ کی جائے تاکہ ملک کو سیکولر بنانے کے عزائم ناکام ہوں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اتوار کی چھٹی منسوخ کر کے جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے تاکہ مسلم ممالک اور عرب ممالک کے ساتھ ہمارے رابطہ مضبوط ہیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر سودی نظام کا خاتمہ کر کے اسلام کا نظام معیشت رائج کیا جائے اور بلاسود بینکاری کا آغاز کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع افغانستان' کشمیر' عراق' چیچنیا کے مسلمانوں کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان ممالک سے غیر ملکی افواج واپس بلائی جائیں اور ان ممالک کے مسلمانوں کو حکومت سازی کا حق دیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع پی آئی اے اور سعودی ایئر لائن کی جانب سے عمرہ کے کرایہ میں دس ہزار کے اضافہ کو عمرے پر قدغن لگانے کے مترادف قرار دیتے ہوئے ان کے اس اقدام کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس اضافہ کو واپس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع وزیراعظم ظفراللہ جمالی سے مطالبہ کرتا ہے کہ زائد موصول ہونے والی حج درخواستوں کی منظوری کے لئے حکومت سعودی عرب سے بات چیت کر کے فوری طور پر کوٹہ بڑھوایا جائے تاکہ عازمین حج فریضہ حج کی ادائیگی سے محروم نہ رہ جائیں۔ یہ اجتماع وزارت مذہبی امور کے اس رویہ کی مذمت کرتا ہے کہ وہ آبادی سے کم کوٹہ لے کر عازمین حج کو مشکلات میں مبتلا کرتی ہے۔

☆...... یہ اجتماع گوہر شاہی کے پیروکاروں کی جانب سے ملک کے مختلف حصوں میں غیر اسلامی عقائد پر مشتمل چاکنگ کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس چاکنگ میں ملوث افراد کو گرفتار کیا جائے اور ملک بھر میں ہونے والی اس قسم کی چاکنگ کو صاف کرایا جائے۔

☆...... یہ اجتماع ٹی وی اور اشتہارات کے ذریعہ فحاشی اور عریانی کے پھیلاؤ کے عمل کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ٹی وی اور اشتہارات میں فحاشی وعریانی کے عنصر کو ختم کیا جائے اور پاکستانی تہذیب کو اجاگر کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع پاکستانی حکومت کی جانب سے ہندوستان کے ساتھ مذاکرات کے عمل کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت ہندوستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تنازعات کو ختم کرنے کیلئے مذاکرات کا راستہ اپنائے۔

☆...... یہ اجتماع' عراق میں پاکستانی فوج بھیجنے کے مطالبے کو غیر اسلامی تصور کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل کی جانب سے جاری کردہ اس فتویٰ کی مکمل حمایت کرتا ہے جس کی رو سے عراق میں فوج بھیجنا جائز نہیں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر امریکہ پر واضح کیا جائے کہ پاکستانی فوج کسی صورت عراق نہیں بھیجی جائے گی۔

☆...... یہ اجتماع امریکہ کے ایما پر دینی مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈا مہم کی مذمت کرتا ہے اور مدارس پر چھاپہ مارنے کے عمل کو غیر قانونی تصور کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس پر چھاپہ مارنے کا سلسلہ بند کیا جائے اور دینی مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈا مہم ختم کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع متحدہ مجلس عمل اور حکومت کے مذاکرات کے عمل کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے جائز مطالبات منظور کر کے آئینی تعطل کو ختم کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع ملک میں مہنگائی اور بیروزگاری کی شرح میں اضافہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مہنگائی اور بیروزگاری کو ختم کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرے۔

☆...... یہ اجتماع کراچی میں عسکری پارک کی تعمیر کے لئے مساجد کو شہید کرنے کے عمل کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مساجد کو شہید کرنا غیر شرعی عمل ہے۔ اس لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع کالا باغ ڈیم اور بھاشا ڈیم کے سلسلے میں حکومت اور عوام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملکی مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے متفقہ طور پر فیصلہ کریں اور اس کو اختلاف کا ذریعہ نہ بنائیں۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باشندوں کو زمین کے مالکانہ حقوق دیے جائیں اور قادیانی جماعت کی بلیک میلنگ سے انہیں بچانے کے لئے قادیانی جماعت کے نام پر الاٹمنٹ منسوخ کی جائے۔ ملک بھر میں کہیں بھی ایسا نہیں ہوتا کہ ایک پورا علاقہ کسی جماعت کی ملکیت ہو۔

☆...... یہ اجتماع ملک کے بڑے دینی مدارس جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور دار العلوم حقانیہ سمیت بڑے مدارس کو واچ لسٹ میں شامل کرنے کے عمل کی مذمت کرتے ہوئے اس کو امریکہ کی غلامی سے تعبیر کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ان اداروں کو واچ لسٹ سے نکالا جائے‘ کیونکہ یہ ملک کے محسن ادارے ہیں جو ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ملکی استحکام میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

☆...... یہ اجتماع محکمہ بہبود آبادی حکومت پنجاب میں ڈسٹرکٹ پاپولیشن آفیسر جھنگ ڈاکٹر عطیۃ الرحمٰن‘ تحصیل پاپولیشن آفیسر چنیوٹ امۃ اللہ پروین‘ فیمیل ٹیکنیکل آفیسر چنیوٹ مبارکہ شاہین کی جانب سے اپنے ماتحت مسلمان ملازمین کو تنگ کرنے‘ انڈر پریشر لا کر قادیانی بننے کی ترغیب دینے اور بصورت دیگر نوکری سے نکالنے کی دھمکیاں دینے کی شدید مذمت کرتا ہوئے سیکریٹری پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ان تینوں قادیانیوں کو ان اہم عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

بقیہ: اداریہ

پسند اور امن پسند رہنما ہیں۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی ایک سلجھے ہوئے عالم دین اور معروف دینی رہنماؤں کے فیض یافتہ ہیں۔ اکابرین دیوبند سے انہیں عشق کی حد تک لگاؤ ہے۔ امید ہے کہ مولانا لدھیانوی اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کے بعد کارکنوں کو کنٹرول میں رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ مولانا نظم وضبط کے ساتھ جماعتی امور چلائیں گے اور خاص طور پر مقدس مشن کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعتی تنظیم پر توجہ دیں گے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کے نئے سربراہ کو کامیاب بنائے اور حکمت‘ تدبر‘ فراست کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

کوئٹہ میں ایک روزہ ردقادیانیت تربیتی نشست سے علماء کا خطاب

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کی طرف سے ایک روزہ ردقادیانیت تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں علماء طلباء اور سکولز و کالجز کے اساتذہ و پروفیسر حضرات نے شرکت کی۔ اس تربیتی نشست سے حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی‘ حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی‘ حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ منیر نے مسئلہ ختم نبوت‘ کذبات مرزا‘ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ملک میں قادیانی دہشت گردی کے موضوع پر خطاب کیا۔ الحمدللہ! تربیتی نشست اتنی کامیاب ہوئی کہ تمام اساتذہ اور پروفیسر حضرات نے عہد کیا کہ ہم جہاں تک اور جس کالج یا سکول میں لیکچر دیں گے قادیانیت کو ضرور بے نقاب کریں گے۔ آخر میں بزرگ عالم دین اور مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا عبدالواحد نے دعا کرائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے انتخابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے آئندہ تین سال کے انتخابات منعقد ہوئے۔ جس میں متفقہ طور پر جامع مسجد قندھاری کے خطیب حضرت مولانا عبدالواحد کو صوبہ بلوچستان کا امیر منتخب کرلیا گیا۔ جبکہ دوسرے عہدیداروں میں جامع مسجد سنہری کے خطیب حضرت مولانا عبداللہ منیر نائب امیر اول حاجی سید شاہ محمد آغا نائب امیر دوم ناظم تبلیغ صوبہ جامع مسجد گول کے خطیب قاری عبدالرحیم رحیمی ناظم اعلیٰ حاجی تاج محمد فیروز ناظم حاجی خلیل الرحمٰن نائب ناظم حاجی سید سراج آغا ناظم رابطہ ونشرواشاعت خطیب جامع مسجد طوبیٰ قاری محمد حنیف ناظم مالیات حاجی زاہد رفیق نائب ناظم مالیات ندیم خان ناظم دفتر حاجی نعمت اللہ خان لائبریری انچارج عبدالصمد بلوچ اور ناظم ریکارڈ حاجی گل محمد آغا شامل ہیں۔

صوبائی شوریٰ کے مندرجہ ذیل ارکان

حضرت مولانا انوارالحق حقانی خطیب جامع مسجد مرکزی شیخ الحدیث حضرت مولانا سید عبدالستار شاہ مہتمم مدرسہ رحیمیہ حضرت مولانا قاری مہراللہ مہتمم مدرسہ مرکزی تجویدالقرآن شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالباقی مدرسہ مفتاح العلوم حضرت مولانا نظر محمد صاحب ہنہ حضرت مفتی سیف الرحمٰن نواں کلی حضرت مولانا محمد طاہر خطیب جامع مسجد پشتون آباد حضرت مولانا عبدالغنی خطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹرک اڈہ حضرت مولانا محمد شفیع نیاز خطیب جامع مسجد سراج حضرت مولانا حافظ محمد یوسف خطیب جامع مسجد اقصیٰ حضرت مولانا عبدالقدوس خطیب جامع مسجد چلتن مارکیٹ حضرت مولانا امان اللہ مینگل مہتمم مدرسہ رحمانیہ دشت سپیز نڈ حضرت مولانا محمد یاسین خطیب جامع مسجد بسم اللہ حاجی عبداللہ جان مینگل حاجی

چوہدری محمد طفیل احرار الحاج حاجی ملا محمد نعیم ریسانی حضرت مولانا عبدالرزاق خطیب جامع مسجد کباڑی حاجی سید سیف اللہ آغا حرم زئی (پشین) حضرت مولانا عبدالرزاق باچا جامعہ عثمانیہ چمن حضرت مولانا قاری ولی محمد مدرسہ ولیہ تعلیم القرآن چمن حاجی عبدالعزیز چمن حاجی عبدالرشید چمن حضرت مولانا عزت اللہ خطیب جامع مسجد مستونگ حضرت مولانا مولا بخش، مستونگ حضرت قاری عبدالرشید مچھ حاجی مقبول احمد، مچھ، حضرت مولانا عطاء اللہ سبی حاجی محبت خان باروزئی سبی حضرت مولانا حضور بخش ڈیرہ مراد جمالی حاجی گل حسن گجر ڈیرہ مراد جمالی حضرت مولانا ممتاز احمد خطیب جامع مسجد لورالائی حاجی خواجہ محمد اشرف لورالائی حاجی شیخ غلام حیدر، ژوب حاجی محمد اکبر ژوب حضرت مولانا سید عبداللطیف شاہ قلات حضرت مولانا قمرالدین خطیب جامع مسجد خضدار حضرت مولانا محمد الیاس خطیب جامع مسجد کیچ حضرت مولانا عبدالغفور گوادر مفتی احتشام الحق آسیا آبادی تمپ۔ (کیچ)

صوبائی مجلس عاملہ کے ارکان

حضرت مولانا عبدالرحمن خطیب جامع مسجد شالدرہ حضرت مولانا قاری محمد اسلم حقانی حضرت مولانا حسین احمد مدرسہ چلتن ہاؤسنگ اسکیم حضرت مفتی عنایت اللہ نائب خطیب جامع مسجد کباڑی حاجی عبدالسلیم جامع مسجد ابوبکر حاجی محمد اسلم خان متولی جامع مسجد سراج میاں محمد عرفان جامع مسجد عمر کونسلر سردار صفدر زمان حاجی خان داد جدون حاجی عبدالحق سواتی حاجی محمد صابر سجاد حیدر عبدالخالق محمد زبیر عتیق الرحمن ملک سعید حسن سید مجیب الرحمن آغا حاجی عبدالمتین ناظم میر اسلم رند سابق کونسلر محمد الیاس حاجی رشید الزمان سید دوست محمد عرف ملنگ سید عنایت شاہ محمد نواز ولد حاجی عبدالرزاق غازی عبدالرحمن سید ریحان زیب شاہ حبیب اللہ کاکڑ گول مسجد قاری منظور احمد تونسوی قاری محمد شریف حافظ رحمت اللہ طوغی روڈ کامران خان اور حاجی محمد اشرف مینگل۔

مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لئے 17 کروڑ ڈالر مختص

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لئے 17 کروڑ ڈالر مختص کئے ہیں۔ مسلم ممالک اور مسلم تنظیمیں اس کا نوٹس لیں۔ اس بات پر افسوس کیا کہ عالم اسلام میں دور اندیش اور جرأت مند قیادت کا فقدان ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یوم تشکر کے سلسلے میں جامع مسجد مرکزی میں جلسہ عام میں کیا گیا۔ جلسے کی صدارت صوبائی امیر حضرت مولانا عبدالواحد نے کی۔ جبکہ جامع مسجد مرکزی کے خطیب حضرت مولانا انوار الحق حقانی، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی، حضرت مولانا قاری عبداللہ منیر، حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی نے خطاب کیا۔ حضرات علمائے کرام نے کہا کہ برصغیر کے مسلمانوں نے قادیانی فتنے کے خلاف نوے سال جدوجہد کی۔ ہزاروں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ 1953ء کی تحریک میں ایک لاکھ مسلمان گرفتار ہوئے۔ جن میں علماء کی اکثریت تھی۔ غیر جانبدار رپورٹوں کے مطابق لاہور میں 25 ہزار مسلمانوں نے ناموس رسالت پر جانیں نچھاور کیں۔ طویل تحریک کے بعد پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے 7 ستمبر کو

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ 7 ستمبر ایک یادگار اور تاریخ ساز دن ہے۔ علماء نے کہا کہ قادیانیوں کے ناپاک عقائد مکروہ عزائم ریشہ دوانیوں اور فریب سے عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کی سازشوں کے لئے مسلمانوں کو تمام سیاسی اور مسلکی اختلافات ختم کر کے تحریک چلانی چاہیے۔ مسلمانوں کو اسلامی اقدار کے تحفظ عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی اور قادیانیت کے خلاف آئین اور قانون کے دائرہ میں پرامن جدوجہد کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ لندن میں قادیانی جماعت کے سربراہ نے اعلان کیا کہ دنیا میں قادیانیت کے فروغ کے لئے 17 کروڑ ڈالر مختص کیے گئے ہیں۔ 25 لاکھ ڈالر پاکستان میں مسلمانوں کے ایمان پروار کرنے کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اتنی بڑی رقم کیسے آئی انہوں نے کہا کہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مسلمان حکمرانوں میں دوراندیشی اور جرات کا فقدان ہے۔ علماء نے دعویٰ کیا کہ قادیانی پاکستان اور عالم اسلام میں امریکی مخبری کر رہے ہیں۔ حالیہ رپورٹ میں امریکہ نے انہیں ''اوور مین'' قرار دیا ہے۔ علماء نے کہا کہ امریکہ اور عالم کفر پاکستان میں قادیانیوں کے بارے میں قانون ختم کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس کو امتیازی قانون قرار دے رہے ہیں اور توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کر کے شاتم رسول کی موت کی سزا ختم کرنا چاہتے ہیں۔ 1973ء کے آئین کو یکسر تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ علماء نے انتباہ کیا کہ پاکستان کے مسلمان ناموس رسالت کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور حکومت کی سازشوں کو ناکام بنادیں گے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چوک پرمٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ دارالہدیٰ چوک پرمٹ علی پور میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب انچارج مدرسہ دارالہدیٰ کی زیر نگرانی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی کارروائی صبح دس بجے شروع ہوئی۔ جلسہ کی صدارت پروفیسر حضرت مولانا قاری محمد قاسم نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری کے پوتے حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک حضرت قاری عبدالغفور باقر شاہ نے کی۔ نعتیہ کلام جناب عبدالرشید فاروقی نے پیش کیا۔ کانفرنس کی پہلی نشست سے حضرت مولانا امام الدین قریشی مبلغ ختم نبوت' حضرت مولانا عطاء اللہ تونجہ' حضرت مولانا عطاء اللہ شہر سلطان' حضرت مولانا عبدالقادر گھلو' حضرت مولانا عبداللطیف' حضرت مولانا خدابخش کوٹلہ رحم علی خان نے خطاب کیا۔ دوسری نشست سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا پروفیسر محمد مکی' حضرت مولانا عبدالخالق علی پوری نے خطاب کیا۔ اس کے بعد مدرسہ کے پندرہ فاضل طلباء کی دستار بندی کرائی گئی۔ کانفرنس کے دوسرے روز مقامی علماء کے علاوہ حضرت مولانا عبدالغفور حقانی کا مفصل بیان ہوا اور آخر میں کانفرنس کے تمام شرکاء کو کھانا کھلایا گیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے جناب حاجی بشیر احمد صاحب' جناب قاری سعید احمد صاحب' جناب قاری عبدالرشید صاحب' جناب قاری منیر احمد صاحب نے دن رات محنت کی۔ اللہ پاک اجر عظیم عطا فرمائے۔

طارق احمد قادیانی کا قبول اسلام

مسمی طارق احمد ولد ارشاد احمد جو کہ قادیانی تھا نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ہاتھ پر جامع مسجد گول سٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں کثیر حاضرین کی موجودگی میں مرزا غلام احمد قادیانی ملعون وکذاب پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کیا۔ طارق احمد نے کہا کہ میں نے اپنی خوشی رضا اور رغبت سے بغیر کسی جبر وکراہ سے اسلام قبول کیا ہے اور میں مسلمان ہو کر بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں اور تمام قادیانیوں کو بھی دعوت اسلام دیتا ہوں۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' حضرت مولانا عبدالرحیم رحیمی' حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی' حضرت قاری عبداللہ منیر دیگر علماء اور حاضرین مجلس نے نومسلم کو مبارک باد دی اور استقامت کے لئے دعا فرمائی۔

غلام احمد قادیانی کا اپنے خاندان سمیت قبول اسلام

غلام احمد ولد شاہ محمد آف چھوکر خورد اپنے بیٹے شہباز احمد سمیت پورے گھرانے نے اسلام قبول کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق حافظ محمد طیب صاحب کی کاوشوں سے غلام احمد بمع اپنے گھرانے کے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہو گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی نے تجدید ایمان کرالیا۔ بعد ازاں محترم غلام احمد نے پوری قادیانی جماعت کو اسلام کی دعوت دی اور کہا کہ قادیانی مذہب دجل وفریب اور قادیانی جماعت کے سربراہوں کی عیاشی اور دھوکہ دہی کا نام ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی دجال وملعون لعنتی اور بدکردار تھا اور مزید کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مل کر پوری امت عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور منکرین ختم نبوت کا تعاقب کرے۔ بعد ازاں بزرگ شخصیت حافظ منظور احمد صاحب نے مبارک باد دیتے ہوئے دعائے استقامت کرائی۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر پنڈی بھٹیاں سے قادیانی ڈاکٹر کا تبادلہ کیا جائے

تحصیل ہیڈ کوارٹر سول ہسپتال پنڈی بھٹیاں کا انچارج ڈاکٹر شوکت اور اس کی اہلیہ دونوں قادیانی اور گوجرانوالہ ڈویژن کی قادیانی پارٹی کے مربی ہیں۔ مذکورہ ڈاکٹر نے اپنی سرکاری رہائش گاہ کو قادیانیت کی تبلیغ مرکز بنا کر آئین اور قانون کی دھجیاں بکھیرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ وہ گزشتہ سترہ سال سے علاقہ میں قادیانیت کی تبلیغ میں ملوث ہے۔ علاقہ کے معروف دینی کارکنوں جناب مرزا محمد ظفر سلیم' جناب حیات سہیل' جناب بشارت عثمان خان' جناب حاجی محمد اسلم اور جناب اکرام العارفین نے محکمہ صحت کے افسران بالا سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی مربی ڈاکٹر کو فی الفور پنڈی بھٹیاں سول ہسپتال سے تبدیل کیا جائے اور سرکاری اختیارات کے ناجائز استعمال' آئین اور قانون کی خلاف ورزی پر اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے پنڈی بھٹیاں کا دورہ کیا اور صورتحال کا جائزہ لیا اور کارکنوں کو یقین دلایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس مسئلہ کو سلجھانے میں پوری کوشش کرے گی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!!! **ادارہ**

نام کتاب	:	لالہ رخ سے لالہ زار تک
مصنف	:	حافظ محمد ندیم قاسمی
صفحات	:	232
قیمت	:	مکتبہ فاروقیہ عمر گیٹ پسرور ضلع سیالکوٹ

حضرت علامہ محمد شعیب ندیم شہیدؒ کی سوانح حیات پر مکمل و مستند سوانحی خاکہ حافظ محمد ندیم قاسمی پسروری نے زیر نظر کتاب کی شکل میں جمع کیا ہے۔ ایک اچھی کتاب میں جو طباعت و اشاعت کی خوبیاں ہونی چاہئیں اس میں موجود ہیں۔ اعلیٰ معیار پر شائع کر کے محترم ندیم قاسمی نے حسن ذوق کا ثبوت دیا ہے۔ پروف کے بعض تسامحات اور مندرجات کے بعض مواقع توجہ طلب ہیں۔ مثلاً حضرت مولانا عبداللہ شہید کو پوٹھوہار کا سپوت لکھا گیا ہے۔ حالانکہ وہ ڈیرہ غازی خان کے فرزند تھے۔ ہمارے ملک میں شیعہ سنی تنازعہ کے حادثات (شخصیات' ادارہ جات) نے گزشتہ دہائی میں سخت ہوا دی۔ جن علماء نے اپنی سوچ اور دیانت کی بنیاد پر اس میدان میں قدم رکھا ان میں علامہ شعیب ندیم بھی تھے۔ اس تناظر میں جہاں ہم بیسیوں مجاہد علماء و مشائخ سے محروم ہوئے ان میں علامہ ندیم بھی تھے۔ سوانح نگار ندیم نے صاحب سوانح ندیم مرحوم کی شخصیت کی جیتی جاگتی تصویر کتاب ہذا کی شکل میں مہیا کر کے قابل قدر کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ حال ہی میں متحدہ مجلس عمل کے باعث فرقہ واریت کے عفریت کو بوتل میں بند کرنے کی ایک اچھی اور عمدہ کوشش سامنے آئی ہے۔ پاکستان کی دینی اور مذہبی شخصیات اور ادارے ان پر فرقہ واریت اور دہشت گردی کو ہوا دینے کا جو الزام لگایا جاتا ہے وہ سو فیصد غلط ہے۔ ہاں دینی اقدار کا تحفظ اگر کوئی بدفہم اسے فرقہ واریت قرار دیتا ہے تو اس کے اپنے مغموم عزائم ہوتے ہیں۔

ملاحظہ کیجئے حال میں ہی ہمارے ملک میں جو انتخابات ہوئے ضلعی صوبائی اور قومی سطح پر ہونے والے انتخابات میں ہمیں ایک قسم کی رواداری نظر آئی ہے۔ جیسا کہ گزشتہ ماہ جھنگ کے نائب ناظم کے الیکشن میں ہمیں قائد ملت اسلامیہ اور معروف شیعہ رہنما سردارزادہ ظفر عباس ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں دیکھائی دیتے ہیں۔ اسی الیکشنی مہم میں ملت اسلامیہ کے بزرگ اور سردارزادہ ظفر عباس ایک امیدوار کی حمایت میں گروپ فوٹو کے روپ میں اخبارات میں دیکھائی دیتے ہیں۔ یہ اور ایسی بہت سی مثالیں ملت اسلامیہ پر فرقہ واریت کے الزام کی نفی کرتی ہیں۔ جماعت صحابہ کرامؓ کی برتری اور خلفائے راشدین کی تعظیم و توصیف یہ تو ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ جس پر ہزاروں جانیں قربان کی جاسکتی ہیں۔ کتاب ہذا سے ایسے ایمانی جذبات مزید ابھریں گے جو ایمانی اقدار کے جذبات کو صحیح سمت دیں گے اور مضبوط کریں گے۔

جو نامِ احمد ﷺ رقم نہ ہوتا

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمد ﷺ رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفلِ کُن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

تیرے غلاموں میں بھی نہ ہوتے جو تیرا عکسِ کرم نہ ہوتا
تو بارگاہِ ازل سے ان کا خطاب خیرُ الامم نہ ہوتا

نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشِ نگاہِ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

سوائے صدیقؓ کون پاتا حضور انور ﷺ کی جانشینی
کہ وہ نہ ہوتے تو یوں جہاں میں بلند دیں کا علم نہ ہوتا

یہ سچ ہے بعد نبی ﷺ نبوت کا فخر فاروقؓ ہی کو ملتا
جو سلسلہ وحی آسماں کا حضور ﷺ پر مختتم نہ ہوتا

خلافت راشدہ کا منصب اگر نہ ہوتا نصیب عثمانؓ
تو دفترِ وحی آسمانی مرتب و منتظم نہ ہوتا

زہے علوئے مقامِ حیدرؓ خوشی میں کہتے تھے خود پیمبر ﷺ
کہ فتح ہوتا نہ قلعہ خیبر جو آج یہ ابن عم نہ ہوتا

اقبال احمد خان سہیل

مرسلہ۔ مولانا محمد علی صدیقی

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی نرخ

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: -/150	مقدمہ قادیانی مذہب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: -/75	خاتم النبیین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/70	تحفہ قادیانیت جلد اول مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150
تحفہ قادیانیت جلد دوم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150	تحفہ قادیانیت جلد سوم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150	تحفہ قادیانیت جلد چہارم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150	تحفہ قادیانیت جلد پنجم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: -/150
احتساب قادیانیت جلد اول مولانا لال حسین اخترؒ قیمت: -/100	احتساب قادیانیت جلد دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد چہارم حضرت کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ حضرت حقانیؒ، حضرت میرٹھیؒ قیمت: -/125
احتساب قادیانیت جلد پنجم مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد ششم قاضی سلیمان منصور پوریؒ پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد ہفتم مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد ہشتم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: -/125
احتساب قادیانیت جلد نہم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: -/125	احتساب قادیانیت جلد دہم مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ قیمت: -/125	قومی تاریخی دستاویز مولانا اللہ وسایا قیمت: -/100	آئینہ قادیانیت مولانا اللہ وسایا قیمت: -/50
قادیانی شبہات کے جوابات مولانا اللہ وسایا قیمت: -/50	رئیس قادیان مولانا محمد رفیق دلاوریؒ قیمت: -/100	سوانح مولانا تاج محمودؒ صاحبزادہ طارق محمود قیمت: -/80	رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام مولانا عبداللطیف مسعود قیمت: -/100

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1000

رابطہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122، 583486

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا۔

Monthly Laulak Multan Regd. No. M-108

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سے تعاون کی اپیل!

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کو دعوت اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عدالتوں میں قادیانی، مسلم مقدمات کی پیروی کر رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے ذریعہ سینکڑوں علماء کو ہر سال قادیانی، عیسائی، بہائی گوہر شاہی اور یوسف کذاب جیسے گمراہ فرقوں کے مناظرہ کی تربیت دے رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرکزی دفتر میں تالیف وتصنیف کا شعبہ اور عالمی لائبریری کا اہتمام کیا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدارس عربیہ، مبلغین، تبلیغی دفاتر، لٹریچر، ہفت روزہ ختم نبوت، ماہنامہ لولاک کے ذریعے تبلیغ واشاعت وحفاظت دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ

زکوٰۃ، صدقات، عطیات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور معاونت فرمائیں۔

نوٹ: مجلس زکوٰۃ وصدقات کی رقوم اپنے زیر انتظام مدارس دینیہ پر صرف کرتی ہے۔ اس لئے رقم دیتے وقت مد کی صراحت فرمائیں۔ امداد مقامی مبلغین کو دے کر رسید حاصل کریں یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

مرکزی ناظم اعلیٰ	نائب امیر مرکزیہ	امیر مرکزیہ
حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری مدظلہ	حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی صاحب مدظلہ	حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان
514122

نیا ویب سائٹ ایڈریس: www.khatm-e-nubuwwat.com
http://www.lolaak.clickhere2.net
قیمت فی شمارہ -/10 روپے